دیباچہ

یہ کتاب نوجوان بالخصوص وہ نوجوان رہنما جو کسی نہ کسی طرح اپنے علاقے میں ترقیاتی کاموں اور سماجی خدمات میں مشغول رہے ہیں، ان کے لیے تولیدی صحت اور حقوق سے متعلق راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اُردو کا یہ خلاصہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ ہم منسلک کتاب کو بہتر طریقے سے اپنی زبان میں آسانی سے سمجھ لیں اور جہاں جہاں ہمیں مشکل پیش آئے یہ اُردو کا حصہ ہمارے لیے معاون ثابت ہو۔ اُردو کے اس خلاصے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ لفظ بہ لفظ ترجمے کی بجائے بات کو آسان الفاظ میں بیان کر دیا جائے تاکہ نوجوان قارئین کو اپنے مقامی حوالے میں بات کو سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

یہ کتاب، نوجوان رہنماؤں کو باور کرانے کے لیے مؤثر ہوگی کہ کس طرح سے پاکستان جیسے پدرسری معاشرے میں عورت اور مرد کے مقام، اختیارات اور حیثیت میں تفریق کی جاتی ہے، کس طرح سے صنفی امتیازات کو بڑھایا جاتا ہے اور یہ اختیارات گھروں سے نکل کر سماج میں صنفی عدم مساوات کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اس حوالے، اسے اس کتاب سے نوجوانوں کو اپنی سوچ خود تبدیل کرنے اور نئی سوچ کے ساتھ صنفی حقوق میں راہنمائی ملے گی کیونکہ بہت سے سماجی رواج اور عقائد ہم محض اپنی آسانی کے لیے ترویج دیتے ہیں۔ ایسے ہی سماجی رواجوں میں ایک تولیدی صحت اور حقوق کے حوالے سے بات چیت اور بہتری کے لیے نوجوانوں کی تعلیم بھی ہے۔

ہمیں اس بات میں کوئی عار محسوس نہیں کرنی چاہیے کہ بلوغت کے ساتھ ہی نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں طبعی تبدیلیاں واقع ہونا شروع ہوتی ہیں اور پاکستان جیسے معاشرے میں ہم اپنی اولاد کے ساتھ تولیدی صحت اور بلوغت کی تبدیلیوں پر بات چیت تک کرنا پسند نہیں کرتے۔ جب کہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنی صحت، تولیدی صحت، جذبات اور احساسات کے حوالے سے اپنے والدین، راہنماؤں اور ساتھیوں سے بات چیت کریں اور ان سے اپنے حقوق کے حوالے سے جانکاری کر کے اپنی بہترین زندگی جینے کے مواقع بہم کریں۔

یہ بات بھی ضروری ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو کبھی بھی کم فہم، کم تجربہ کار اور نااہل سمجھ کر، نوجوانوں سے متعلق پراجیکٹ اور منصوبوں سے الگ نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ ان کو بھرپور موقع دینا چاہیے کہ وہ نوجوانوں کے حوالے سے ترتیب دیے جانے والے منصوبوں میں بھرپور کردار ادا کریں اور اپنی سوچ اور تجربات کو بغیر کسی ہچکچاہٹ اور شرم کے اداروں کے فیصلہ سازوں تک پہنچائیں تاکہ صحیح معنوں میں نوجوان کی ضروریات کا ادراک کرتے ہوئے ان کے اصل مسائل پر کام کیا جاسکے۔

یہ کتاب، نوجوانوں کو تولیدی صحت اور حقوق کا ایک جامع منظرنامہ پیش کرتی ہے، جس میں تاریخی تناظر کے ساتھ ساتھ پاکستان میں ہونے والے ترقی اور حالیہ حالات اور منصوبوں کا ذکر ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ یہ کتاب نوجوانوں کو یہ رہنمائی بھی دیتی ہے کہ بنیادی انسانی حقوق کا اطلاق تولیدی صحت کے ساتھ کس طرح سے ہوتا ہے اور کیا ہمارے نوجوانوں کو یہ حقوق میسر ہیں۔ ان حقوق سے کس حد تک ہمارے نوجوان فیضیاب ہو رہے ہیں اور اگر ایک بڑی آبادی تولیدی صحت اور حقوق سے نہ صرف ناآشنا بلکہ محروم ہیں تو نوجوان تنظیمات اور دیگر اداروں کا کیا کردار ادا ہونا چاہیے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم نوجوانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کریں کہ وہ کون سے حالات ہیں جن میں تولیدی صحت اور حقوق کے حوالے سے کام مشکل ہو رہا ہے اور کون سے عوامل ایسے ہیں جو اس راہ میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ نوجوان رہنماؤں میں یہ اہلیت ضرور ہونی چاہیے کہ وہ آگاہی، وکالت، اور لوگوں کی شراکت کے ذریعے تولیدی صحت اور حقوق کے کام کا آغاز کریں اور اپنی بھرپور توانائیوں کے ساتھ پہلا قدم اُٹھانے کا حوصلہ پیدا کریں۔

یہ کتاب اور تربیت نوجوانوں کو علم، ضروری معلومات اور مطلوبہ مہارتوں کے حوالے سے رہنمائی فراہم کرتی ہے جو کہ تولیدی صحت اور حقوق پر کام کرنے کے لیے ضروری ہیں۔

اس سارے عمل میں نوجوانوں کو اپنے مددگار ساتھی پیدا کرنے ہونگے جو اپنے اپنے علاقے میں صنفی امتیاز، تولیدی صحت سے متعلق خراب حالات، نوجوان بچیوں کی شادیاں اور ان جیسے دیگر کئی مسائل پر بات چیت کا آغاز کریں اور اپنے لوگوں کی زندگیاں آسان کرنے کے لیے مضبوط عزم، جواں حوصلوں اور بلند جذبوں کے ساتھ پہل کریں کیونکہ تبدیلی کے عمل میں آپ ہی سب سے زیادہ اہم ہیں!

مبشر نبی
چیف ایگزیکٹو آفیسر
ایکٹ انٹرنیشنل، اسلام آباد

فہرست

باب	عنوان	Page No.
	دیباچہ	i
	LIST OF ABBREVIATION	ii
باب 01	نظریات اور اقدار	
	1.1 انسانی حقوق کا بیانیہ	01
	1.2 انسانی حقوق کے لیے ہماری اقدار کی مماثلت	04
	1.3 تولیدی حقوق کو سمجھنا	06
باب 02	تولیدی صحت اور حقوق کے کیس بنانا	
	2.1 ICPD 1994 سے 2030 ایجنڈا	12
	2.2 RHR کے تین امور	15
	2.3 نوجوان افراد اور تولیدی حقوق	16
باب 03	پاکستان میں تولیدی صحت اور حقوق	
	3.1 نمبر اور رجحانات	18
	3.2 قومی وعدے	24
	3.3 اہم اسٹیک ہولڈرز	36
باب 04	تبدیلی کے لیے کام کرنا	
	4.1 کام کے تین شعبے	38
	4.2 شراکت میں کام کرنا	46
	4.3 شمولیت کے شعبہ جات	48
	4.4 اصول اور اقدار	50
باب 05	تولیدی صحت اور حقوق کی تفصیلی معلومات کے لیے وسائل	51
باب 06	Bibliography	52

LIST OF ABBREVIATION

BCC	Behavior Change Communication	NCHR	National Commission for Human Rights
CCI	Council of Common Interests	NCSW	National Commission for the Status of Women
CEDAW	Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women	NEC	National Economic Council
COVID	Corona Virus Disease	PIDE	Pakistan Institute of Development Economics
CPR	Contraceptive Prevalence Rate	PoA	Programme of Action
CRC	Convention on the Rights of the Child		
FPAP	Family Planning Association of Pakistan	RHR	Reproductive Health Rights
GBV	Gender-based Violence	SDG	Sustainable Development Goal
HDI	Human Development Index	SNC	Single National Curriculum
HIV	Human Immunodeficiency Virus	STD	Sexually-Transmitted Diseases
HPV	Human Papilloma Virus	STI	Sexually-Transmitted Infections
HRMA	Human Rights and Minorities Affairs	UDHR	Universal Declaration of Human Rights
HSV2	Herpes Simples Virus2	UN	United Nations
ICCPR	International Covenant on Civil and Political Rights	UNCRC	United Nations Convention on the Rights of the Child
ICESCR	International Covenant on Economic, Social and Cultural Rights	UNDP	United Nations Development Programme
ICPD	International Conference on Population Development	UNESCO	United Nations Education Scientific and Cultural Organization
IDU	Injecting Drug Users	UNFPA	United Nations Population Fund
LHW	Lady Health Workers	UNICEF	United Nations International Children Emergency Fund
LSBE	Life-Skills Based Education	WHO	World Health Organization
MoP&SI	Ministry of Planning, & Special Initiatives	YDI	Youth Development Index

باب 01

نظریات اور اقدار

یہ سیکشن آپ کو ان تمام الفاظ، زبانوں اور انکی شرائط سے متعارف کراتا ہے جنھیں لوگ ملاقات، تربیت اور دستاویزات میں استعمال کرتے ہیں آپ یہ بھی سیکھیں گے کہ یہ شرائط دراصل معاشرتی نظریات ہیں جو اپنے حقیقی اثرات کے ساتھ ہماری زندگی اور ارد گرد کے لوگوں پر اثر انداز ہوتے ہیں

1.1 انسانی حقوق کا بیانیہ

شروعات میں ہمیں تعریفوں کی بنیاد جو زیر بحث ہیں، انکو جاننے کی ضرورت ہے۔ وہ بنیادی نظریہ دراصل بہبود کا ہے۔ بہبود سے مراد ہر انسان کا صحت منداور خوشحال زندگی گزارنے کا بنیادی حق ہے۔ ہم سب باعزت اور محفوظ زندگی چاہتے ہیں۔ بہبود کا مطلب ہے کہ آپ کو صحت منداور خوش رہنے کا موقع ملے۔ ہم باعزت رہنا سیکھنے اور ترقی کے مواقع چاہتے ہیں۔ ہم دنیا کی نظر میں اپنے خوابوں کی تکمیل اور روشن مستقبل چاہتے ہیں۔ اور ہم باہمی امن سے زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ بہبود اپنی ذات، اپنے خاندان اور اپنے معاشرے میں چاہتے ہیں۔ اور ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا چاہئے کہ دنیا بھر کے تمام لوگ ایک دوسرے کی ہماری طرح اپنی بہبود چاہتے ہیں اس دنیا میں ہم سب کو اپنی بہبود کا حق ہے۔ یہ پوری دنیا میں انسانی حقوق کی گفتگو کا بنیادی اساس ہے۔ دنیا میں ہر انسان، انسانی حقوق کا حقدار ہے اور انسان کی حفاظت اس کا بنیادی حق ہے۔ یہ حقوق ناقابلِ معافی ہیں یعنی یہ کسی سے چھینے نہیں جاسکتے۔ انسانی حقوق کی جزوی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

کھانا اور پناہ گاہ، تعلیم؛ صحت کی دیکھ بھال؛ شہری شراکت داری اور اظہارِ خیال؛ قانون کا مساوی حق اور عزت وقار کا مساوی حق عالمگیر حقوق ہیں۔ اور جو 1948ء میں تشکیل دیے گئے عالمی اعلامیے کا حصہ ہیں۔ اور بیشتر حکومتیں اس سے اتفاق رکھتی ہیں۔ حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے دائرہ کار میں رہنے والے ہر فرد کی نسل، جنس اور صنفی شناخت، شہریت، معاشرتی اصلیت، مذہب، سیاسی عقائد اور صحت کی حیثیت سے قطع نظر ان حقوق کا احترام کرتے ہوئے انھیں مساوی حق مہیا کریں۔ اگر چہ انسانی حقوق کا تصور عالمگیر حیثیت کا حامل ہے لیکن یہ ہمیشہ انسانوں کی زندگی کے تجربات کی عکاسی نہیں کرتا۔ کچھ لوگ مختلف وجوہات کی بنیاد پر انسانی حقوق سے بہرہ مند نہیں ہوسکتے ہیں۔ چند وجوہات اقدار اور سماجی معیار کے پیشِ نظر معاشرے کی تکمیل میں حائل ہیں، اقدار عقائد کا ایسا مجموعہ ہے، جو ان لوگوں پر حکمرانی کرتا ہے جو لوگوں کے صحیح اور غلط نظریات کی عکاسی کرتا ہے۔ ہر فرد خاندان اور ثقافت کے اقدار مختلف ہوتے ہیں۔ تاہم، کچھ اقدار اخلاقی انسانی طرزِ عمل کی بنیاد پر عالمگیر حیثیت رکھتے ہیں۔

سماجی روایت کسی بھی معاشرے میں لوگوں کی توقعات، انکے سوچنے اور عمل پر منحصر ہیں۔ پرورش پاتے ہوئے لوگ غالب رسومات یا اصولوں کو قدرتی یا عام سمجھنے لگتے ہیں۔ دراصل رسومات وقت اور مقام کے ساتھ تبدیل ہوتی ہیں۔ سماجی توقعات کے حصول کے لیے روائتی معیارِ زندگی اکثر لوگوں کے رویہ اور سلوک پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو معمول کے معیار سے ہٹ کر سوچتے اور عمل کرتے ہیں انھیں آزادانہ خیال کی بجائے کمتر سمجھا جاتا ہے۔

اگرچہ سماجی اقدار اور معاشرتی اصول ہمیں گروہی تشکیل دیتے ہیں لیکن بعض مضبوط افراد اور گروہوں کے زریعہ وسائل ،تعلقات کی بنیاد پر دوسرے کمزور افراد اور گروہوں کے حقوق کی پامالی کرتے ہیں ۔ یہ اُس وقت رونما ہوتا ہے جب طاقت اور استحقاق کار آمد ہوتے ہیں اور نقصان دہ اقدار اور معاشرتی اصولوں کو تقویت دینے کے زرائع برقرار رہتے ہیں۔

طاقت افراد یا گروہوں کی وہ وسعت ہے جو اس بات کا تعین کرے کہ کس کو کیا ملتا ہے اور کون کیا ایجنڈا بناتا ہے اور کون سماجی اقدار کا تعین کرتا ہے وغیرہ؟

استحقاق وہ حیثیت، وسائل اور مواقع ہیں جو نیتجتاً افراد اور گروہوں کو معاشرے میں طاقت کے تعلقات اور طاقت کے ڈھانچے کے نتیجے میں حاصل ہوتے ہیں۔

طاقت کی بنیاد پر وہ افراد اور گروہ جن پر اسکے منفی اثرات ظاہر ہوتے ہیں وہ معاشرتی پسماندگی کے دو متعلقہ اشارے ہیں شناخت اور صنف کی پہچان وہ لائحہ عمل ہے جس سے لوگ اپنے بارے میں سوچتے ہیں، یا اپنے آپ کو دوسروں سے متعارف کرواتے ہیں۔ جس بنیاد پر دوسروں کو کسی کی ظاہری شکل یا سلوک کا احساس ہوتا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس شخص کی اپنی شناخت کے بارے میں اُسے ویسے ہی احساس ہو۔ لوگ عام طور پر اپنی شناخت کے لئے ایک سے زیادہ پہلو رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک شخص لڑکی کو ایک مسلمان، اور ایک طالب علم کی حیثیت سے بھی شناخت کرسکتا ہے۔ شناخت کسی برادری سے تعلق رکھنے پر بھی ہوسکتی ہے، وغیرہ۔ وقت کے ساتھ ساتھ شناخت کے اشارے بدلتے رہتے ہیں۔ شناخت ایک فرد کی رسمی شناخت اسکی ریاست کے ذریعے بھی ہوسکتی ہے، جس میں نام، پیدائش کا اندراج اور قومیت شامل ہے۔

صنف سے مراد معاشرتی کردار اور ذمہ داریوں میں فرق ہے جو معاشرے اور کنبے مرد اور خواتین سے توقع کرتے ہیں۔ جنس صنفی حیاتاتی اختلافات کی طرح نہیں ہے۔ لوگ اکثر اپنی صنف کی بنا پر اپنے خاندان اور معاشرے میں اقتدار کا مختلف معیار رکھتے ہیں۔

ہماری زندگی ہماری شناخت اور صنف کی ابتدا ہماری پیدائش کے وقت سے ہوتی ہے اور جب تک طاقت کے ڈھانچے اور معاشرتی اصولوں میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اس وقت تک ہماری صلاحیتوں، وسائل، مواقع اور مجموعی بہبود تک رسائی پر اثر نہیں پڑتا پسماندگی کی سب سے عام اقسام میں سے تین جو روزمرہ کی بنیاد پر پائی جاتی ہیں وہ ہیں ذلت، (بدنما داغ) امتیازی سلوک اور تشدد کی اقسام کو ایک تسلسل سے دیکھا جاسکتا ہے، جن میں تشدد ، ذلت جیسی واضح اقسام نمایاں ہیں۔ (بدنما داغ) ذلت شدید معاشرتی ناجائزبات کی بنیاد پر ایک فرد کی نمایاں صفت پر منحصر ہے۔ یہ اس وقت بھی پیدا ہو سکتی ہے جب کسی شخص کے اعتقادات یا اعمال معاشرتی اصولوں کے مطابق نہیں ہوتے ۔ مثال کے طور پر، کچھ جگھوں پر لوگ اپنی سوچ ، مذہب، یا صحت کی وجہ سے بدنامی کا سامنا کرتے ہیں۔

لوگوں کی ظاہری شکل، طرز عمل، یا (گمان یا اصلی) شناخت کی بناء پر امتیازی سلوک غیر منصفانہ یا غیر مساوی سلوک ہے۔

تشدد سے مراد وہ اعمال ہیں جو براہ راست (سخت الفاظ، لہجے، جارحانہ سلوک یا طاقت کے استعمال کے ذریعہ ان لوگوں کو نقصان دیتے ہیں جو ہمارے نظریات سے اختلاف رکھتے ہیں۔

کہانی

انسانی حقوق کیا ہیں اس کو پوری طرح سے سمجھنے کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ بگاڑ کس طرح کا ہے اور ہمارے معاشرے میں یہ بگاڑ کہاں سے آ رہا ہے۔ ذیل کی کہانی پر غور کریں اور اس حصے کے تصورات کے مطابق اس کا تجزیہ کریں۔ شناخت کریں کہ کہانی میں کیا ہو رہا ہے۔ کون سے حقوق پامال ہو رہے ہیں، کون معاشرتی اقدار اور اصولوں کی خلاف ورزیوں میں کردار ادا کر رہا ہے۔ کون اقتدار میں ہے، کون پسماندگی کا شکار ہے، اور پسماندگی کے عوامل کیا ہیں وغیرہ۔ کہانی میں آپ کو مزید کونسے عناصر نظر آئے جن کے بارے میں اوپر دیئے گئے تصورات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا ہے؟ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس پر تبادلہ خیال کریں۔ غور کریں کہ آپ اس سے کس طرح کا تعلق رکھتے ہیں؟

یہ جمعہ کی صبح تھی۔ ہدیٰ صبح ۵ بجے اٹھی، اس نے اپنے ہاتھ اور پولیو سے مڑے ہوئے پاؤں دھوئے اور گھٹنے ٹیک کر صبح کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد وہ باورچی خانے میں چلی گئی آگ جلائی اور گھر والوں کے لئے صبح کا کھانا تیار کرنے لگی۔ اس کی ساس کچھ دیر بعد باورچی خانے میں داخل ہوئی اور دیکھا کہ ہدیٰ آدھے سے زیادہ کھانا پکا چکی ہے۔ اس نے اس پر صبح کی نماز ادا نہ کرنے پر لعن طعن کی۔ اس نے ہدیٰ کو تھپڑ اور لات ماری، اور کہا کہ وہ سیدھا جہنم میں جائیگی۔ ہدیٰ خاموشی سے اپنا کام کرتی رہی۔

کھانا پکانے کے بعد، ہدیٰ نے اپنا کڑھائی کا کام شروع کیا۔ روزانہ، ہدیٰ ایک مقامی تاجر کے لئے سکارف، شال اور جیکیٹس کڑھائی کرتی، تاکہ اپنے شوہر کی معمولی آمدنی کو پورا کرے جو ایک مقامی چائے کی دکان میں کام کرتا تھا۔ لیکن کام دن بدن مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ اس تاجر کا کہنا تھا کہ مارکیٹ سست ہے، ہدیٰ کو اپنے گھر کے کام کے ساتھ ساتھ میں کئی گھنٹے مزید کام کرنا ہوگا۔

تاکہ وہ پچھلے ۵ سال کے برابر کما سکے۔ بچوں کی سکول سے واپسی پر ہدیٰ نے انھیں کھانا کھلایا اور اپنے کام میں مشغول ہوگئی۔ ہوداا پنے چہرے اور جسم پر چادر لپیٹے جو اس کی برادری کا رواج تھا۔ دوبارہ کام میں مشغول ہوگئی۔

جب وہ سوداگر کی دکان پر پہنچی تو اس کی ملاقات معمول کے طعنوں سے ہوئی۔ آہ وہ وہاں ہے، ایک کالی بوری میں عورت! بہرے اور گونگے کو اپاہج کہتے ہیں جو نہ بولتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ یہ بیکار کڑھائی ہے جس کے لئے مشکل سے ہی کسی صارف کو تلاش کرتا ہوں! مجھے دکھائیں کہ آج آپ نے کیا معمولی کام انجام دیا ہے۔ ہدیٰ نے خاموشی سے وہ درجن سکارف حوالے کیے جو اس نے پچھلے دنوں کڑھائی کیے تھے، دن میں تقریباً 10 گھنٹے کام کرنے سے اس کی گردن اور کندھوں میں تکلیف ہو رہی تھی، اس کی انگلیاں بے حس ہو گئیں

سوداگر نے کام کو ایک سرسری نگاہ سے دیکھا اور پھر بڑی حقارت کے ساتھ اس نے اس سے بھی کم رقم حوالے کر دی جو اس نے گزشتہ ہفتے اتنی ہی محنت کے عوض ادا کی تھی۔ "لیکن جناب..." ہدیٰ نے احتجاج کرنا شروع کیا۔ "کیا؟ کیا؟" سوداگر چلایا۔ پیسے پسند نہیں ہیں؟۔ پھر اپنا معمولی کام لو اور نکل جاؤ!" ہدیٰ جانتی تھی کہ اسے لاچار کیا جائے گا۔ وہ غریب، ایک عورت ناخواندہ، جسمانی طور پر معذور اور اقلیتی طبقہ سے تعلق رکھنے والی تھی۔ وہ کسی ایک کے نہیں بلکہ بہت سے مختلف اثر و رسوخ رکھنے والے جو اسکو نیچا دکھاتے تھے کے خلاف تھی۔

عکاسی:

کیا آپ سے کسی لفظ کی نشاندہی کر سکتے ہیں اور اسے اپنی زبان میں ترجمہ کر سکتے ہیں؟ کیا اپ کسی ایسے لفظ کی نشاندہی کر سکتے ہیں جو آپ کی مقامی زبان میں موجود نہیں ہے اور اس کے بجائے انگریزی الفاظ استعمال کر سکتے ہیں؟ کیا آپ اپنی زبان میں انسانی حقوق سے متعلق کام کے لیے نئے الفاظ ڈھونڈنے، تخلیق کرنے اور سامنے آنے کے لئے پر جوش ہوں گے؟ جو کام آپ کرنا چاہتے ہیں اُسے کرنے میں آپکی مدد کیسے ہوگی؟

آپ اس کہانی کو انسانی حقوق کے ایک ڈھانچے میں تجزیہ کرنے کے لئے نیچے بیان کردہ وسائل سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

پڑھنے کے لئے وسائل: ویب سائٹ
پر انسانی حقوق عالمی اعلان کو دریافت کریں:

http://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/

جس میں دلچسپ حقائق، تاریخ، عکاسی اور
باٹلیو الاتصاویر وغیرہ ہیں تمام اختیار برائے سریلیتھا

1.2 انسانی حقوق کے لئے ہماری اقدار کی مماثلت

اس وقت ہم تاریخ، ثقافت، زبان، جغرافیہ، معیشت، تصور عقائد کے نظام اور مذہب کے تصوراتی تنوع کے ساتھ اس زمین پر 7.7 بلین کے قریب ہیں۔ ہم باہمی تعاون کے ذریعہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں پیشرفت سے حیران کُن کام دیکھ چکے ہیں لیکن یہ تباہ کن انداز سے زمین اور وسائل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ متقابل بیسویں صدی کی پیشرفت اور نقصانات نے ایک عالمی فریم ورک کی ضرورت کو آگے لایا کہ ہم سب الگ ہونے کے باوجود بھی برابر ہیں۔ انسانی حقوق کا یہ عالمگیر فریم ورک مندرجہ ذیل اصولوں پر مبنی ہے جن پر ہمیں پورے صدق دل سے عمل پیرا ہونا چاہئے۔

عالمگیریت اور مساوات:

انسانی حقوق عالمگیر ہیں اور سب کے لئے مساوی ہیں دنیا کے تمام انسان ان حقوق کا استحقام رکھتے ہیں عالمی اعلامیے کے آرٹیکل 1 میں یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ "تمام انسان با وقار، آزاد اور مساوی حقوق کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں"

نا قابل تقسیم:

انسانی حقوق نا قابل تقسیم ہیں۔ چاہے ان کا تعلق سماجی، ثقافتی، سیاسی یا معاشرتی امور سے ہو، انسانی حقوق ہر انسان کے وقار میں پیدائشی طور پر تفویض ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، تمام حقوق انسانی کو مساوی حیثیت حاصل ہے۔ اور درجہ بندی کے لحاظ سے اس کی حیثیت کو ماپا نہیں جا سکتا۔ کسی ایک کے حقوق کو نظر انداز کرنا دوسروں کو اپنے حقوق سے محروم کرنے کے برابر ہے۔ اس طرح ہر کسی ایک کے ذاتی معیار زندگی کے حق کے لیے، دوسرے حقوق، جیسے صحت یا تعلیم کا حق وغیرہ پر سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔

باہمی انحصار اور باہمی وابستگی:

انسانی حقوق باہمی انحصار سے وابستہ ہیں۔ ہر ایک اپنی ترقیاتی، جسمانی، نفسیاتی اور روحانی ضروریات کی تسکین کے ذریعے انسانی وقار کے احساس تکمیل کا دارومدار دوسرے حق کی تکمیل ر، پوری طرح یا جزوی طور پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، صحت کے حق کی تکمیل کا انحصار، کچھ خاص حالات میں ترقی کے حق، تعلیم یا معلومات کے حق کی تکمیل پر ہو سکتا ہے۔

مساوی اور عدم امتیاز:

تمام افراد انسان کی حیثیت سے موروثی وقار کی بناء پر یکساں ہیں۔ لہذا، کسی کو بھی نسل، رنگ، جنس، عمر، زبان،، مذہبی، سیاسی، قومی، معاشرتی یا جغرافیائی، جائے پیدائش یا دیگر حیثیت کی بنیاد پر امتیازی سلوک کا سامنا نہیں کرنا چاہئے۔ انسانی حقوق ان ہی معیار پر قائم ہیں۔

شرکت اور شمولیت:

تمام لوگوں کو فیصلہ سازی کے عمل میں معلومات لینے اور اس میں شراکت داری کا پورا حق حاصل ہے جو ان کی زندگی اور فلاح و بہبود پر مثبت اثر ڈالیں حقوق پر مبنی طریقہ کار برادریوں، سول سوسائٹی، اقلیتوں، خواتین، نوجوان افراد، مقامی افراد اور دیگر شناخت کے گروپوں کی اعلی درجے کی شرکت کی بنیاد پر ہے۔

جوابدہی اور قانون کی حکمرانی:

حکمران ریاستوں اور دیگر زمہ داران انسانی حقوق کی پاسداری کے لئے جوابدہ ہیں۔ اس سلسلے میں انہیں انسانی حقوق کے بین الاقوامی آلات معیارات پر عمل کرنا ہوگا۔ جہاں وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتے ہیں حقوق سے محروم افراد قانون کے فراہم کردہ قوائد وضوابط کے مطابق کسی مجاز عدالت لیے کاروائی کا آغاز کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ افراد، میڈیا، سول سوسائٹی اور بین الاقوامی برادری حکومتوں کو انسانی حقوق کی پاسداری کے لیے ان کی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جب لوگ مختلف پس منظر، ثقافتوں اور حقائق سے تعلق رکھتے ہوں تو، اکثر، لاشعوری طور پر، حق و باطل کے مترادف تعصب ہوسکتا ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ اپنے آپ میں اور معاشروں میں کوئی بامقصد تبدیلی کے حصول کے لیے انسانی حقوق کے اصولوں کے سامنے خود کو جوابدہ بنائیں

عکاسی

ان تین افراد کے بارے میں لکھیں جن کے بارے میں آپ جانتے ہو: (الف) صنف، (ب) نسل، (ج) اہلیت / صحت کی حیثیت۔ غور کریں کہ وہ آپ سے کس طرح مختلف ہیں اور آپ دونوں کن طریقوں سے مماثل ہیں؟

UDHR پڑھیں اور UHDR سے 2 حقوق کی شناخت کریں جو آپ کے پاس ہیں اور وہ ان کے پاس نہیں ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے یا غیر منصفانہ؟ کیا آپ کو یقین ہے کہ اسے تبدیل ہونا چاہئے؟

1.3 تولیدی حقوق کو سمجھنا:

انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کے 30 آرٹیکلز ہیں۔ یہ وہ عام حقوق ہیں جو دنیا میں کہیں بھی انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر لاگو ہوتے ہیں۔ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر ان کا اطلاق متعدد حقوق انسانی آلات، کثیر الجہتی کنونشنوں، معاہدوں اور قراردادوں کا باعث ہے مثال کے طور پر یو ڈی ایچ آر میں بنیادی حقوق بچوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ جو اقوام متحدہ کے کنونشن کی شکل اختیار کر چکے ہیں چلڈرن رائٹس (یو این سی آر سی) یا مہاجرین کے لیے اس کے اطلاق سے جو 1951ء کے مہاجر کنونشن اور اسی طرح تمام اقسام کے خاتمے کے کنونشن کا باعث بنی، خواتین کے خلاف امتیازی سلوک (سی ای ڈی اے ڈبلیو) جب ہر جگہ خواتین پر یو ڈی ایچ آر میں درج حقوق کا اطلاق ہوتا ہے۔

اسی طرح، تولیدی حقوق اور فریم ورک جو ان کے حقوق برقرار رکھتے ہیں وہ بھی UDHR سے اخذ کیے گئے ہیں۔ جسم، زرخیزی اور افزائش نسل سے متعلق مخصوص امور کا اطلاق۔

تولیدی امور میں توسیع جو اقوام متحدہ کے زریعہ معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق سے بین الاقوامی عہد (آئی سی ای ایس سی آر 1966) جیسے متعدد قانونی پابند معاہدوں میں اعتراف کیا گیا تھا۔ شہری اور سیاسی حقوق سے متعلق بین الاقوامی عہد (آئی سی سی آر، 1966) 66 خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے تمام اقسام کے خاتمے پر کنونشن (سی ای ڈی اے ڈبلیو، 1979)؛ بچوں کے حقوق کے متعلق کنونشن (سی آر سی، 1989) اور مصر کے دارالحکومت قاہرہ آبادی کی ترقی پر بین الاقوامی کانفرنس (آئی سی ڈی پی) میں 1994 میں پہلی بار، تولیدی حقوق)، کہلائے گئے تھے۔

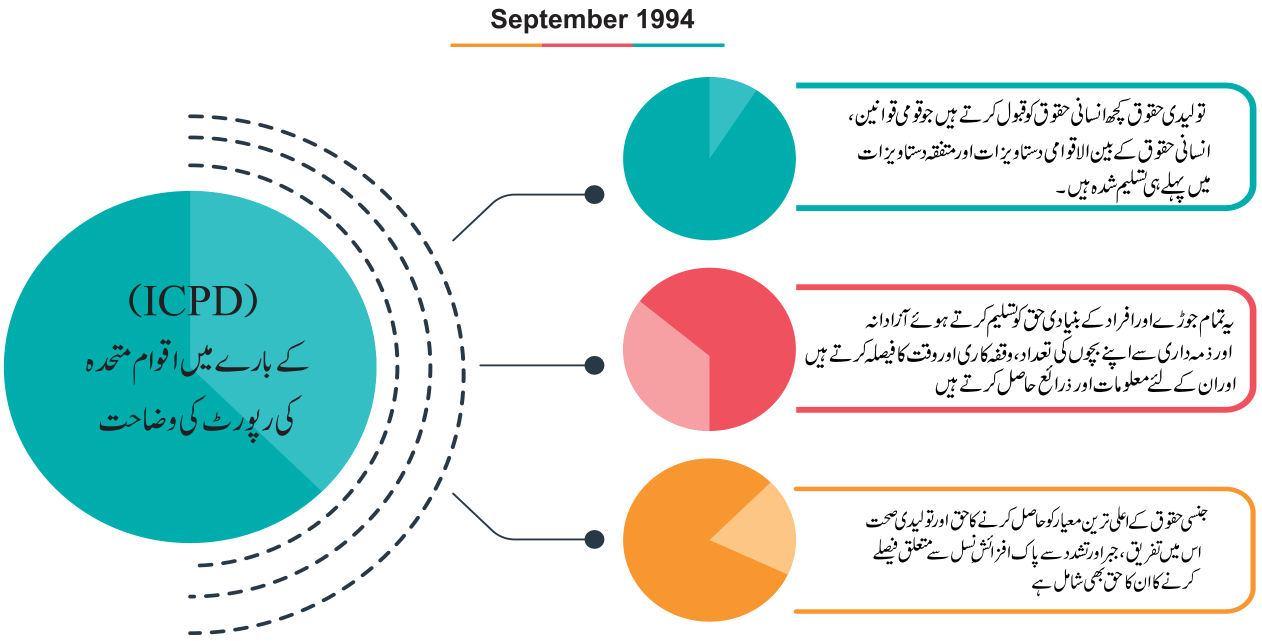

[1] United Nations Population Fund. "World Population Dashboard." Accessed August 5, 2020. https://www.unfpa.org/data/world population-dashboard

آبادی اور ترقی سے متعلق بین الاقوامی کانفرنس (آئی سی ڈی پی) میں ستمبر 1994 میں اقوام متحدہ کی رپورٹ میں وضاحت کی گئی ہے۔
تولیدی حقوق کچھ انسانی حقوق کو قبول کرتے ہیں جو قومی قوانین، انسانی حقوق کے بین الاقوامی دستاویزات اور متفقہ دستاویزات میں پہلے ہی تسلیم شدہ ہیں۔ یہ تمام جوڑے اور افراد کے بنیادی حق کو تسلیم کرتے ہوئے آزادانہ اور ذمہ داری سے اپنے بچوں کی تعداد، وقفہ کاری اور وقت کا فیصلہ کرتے ہیں اور ان کے لئے معلومات اور ذرائع حاصل کرتے ہیں اور جنسی حقوق کے اعلی ترین معیار کو حاصل کرنے کا حق اور تولیدی صحت اس میں تفریق، جبر اور تشدد سے پاک افزائش نسل سے متعلق فیصلے کرنے کا ان کا حق بھی شامل ہے "

"مزید برآں (آئی سی ڈی پی) پروگرام آف ایکشن (پی او اے) تولیدی صحت کی وضاحت کرتا ہے کہ " مکمل جسمانی، ذہنی اور معاشرتی فلاح / بہبود"۔
پی او اے وضاحت کرتا ہے کہ اس معاملے میں خیریت سے صرف بیماری کی عدم موجودگی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اپنی تولیدی صحت کے ساتھ خواتین اور مردوں کے مکمل اطمینان اور بچوں اور دیگر تولیدی افعال اور عمل کے درمیان زرخیزی، تعداد اور وقفہ کاری سے متعلق اپنے فیصلے کرنے کے لئے آزاد ہوں۔
پی او اے خاص طور پر "خاندانی منصوبہ بندی کے محفوظ، موثر، سستی اور قابل قبول طریقوں تک رسائی" کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اور خاندانی منصوبہ بندی کے اس طرح کے کسی بھی طریقہ کا انتخاب خواتین اور دوسروں کے انتخاب پر انحصار کرنا چاہیئے جس کی زندگی پر ایسے فیصلوں کا براہ راست اثر پڑتا ہے۔
سادہ الفاظ میں، تولیدی حقوق افزائش نسل سے متعلق انسانی حقوق ہیں۔ خاص طور پر، قانونی طور پر پابندی بین الاقوامی انسانی حقوق کے آلات میں مندرجہ ذیل بارہ بنیادی حقوق کو تولیدی صحت کے معاملات میں لاگو کیا جاسکتا ہے۔

بنیادی حق	بطور تولیدی حق
زندگی کا حق	حمل، بچے کی پیدائش یا صنف سے کسی کی بھی جان کو خطرہ یا خطرہ میں نہیں ڈالنا چاہیئے
فردکی آزادی اور سلامتی کا حق	ہر ایک کو بدسلوکی، استحصال، ہراساں کرنا اور زبردستی نقصان دہ طریقوں سے بچانا چاہیئے
مساوات اور عدم تفریق کا حق	تمام افراد آزاد اور برابر پیدا ہوئے ہیں۔ نسل، رنگ، غربت، صنف اور شناخت، ازدواجی حیثیت، خاندانی پوزیشن، جسمانی یا ذہنی معذوری، عمر، زبان، مذہب، سیاسی، عمر، زبان، مزہب، سیاسی یا دیگر رائے، قومی یا معاشرتی اصل، املاک کی بنیاد پر کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا جانا چاہیئے۔ پیدائش یا دوسری حیثیت میں۔
رازداری کا حق	کسی کی بنیادی زندگی کے بارے میں خودمختار فیصلے کرنے کا حق، اس کا احترام کرنے کی رازداری حاصل کرنے کا حق۔
آزادی سوچ کا حق	تمام افراد کو تولیدی صحت اور حقوق کے بارے میں فیصلے کرنے کا حق ہے، اور کسی بھی میڈیا کے ذریعہ معلومات اور نظریات کی تلاش، وصول اور ان کی فراہمی کا حق ہے
معلومات اور تعلیم کا حق	تعلیم کے بنیادی حق میں تولیدی صحت اور حقوق پر معلومات تک رسائی اور تعلیم تک رسائی شامل ہے۔

شادی کرنے یا نہ کرنے کا انتخاب کرنے کا، اور کنبہ تلاش کرنے اور اس کی منصوبہ بندی کرنے کا حق	تمام افراد کو حق ہے کہ وہ رضا کارانہ طور پر انتخاب کریں یا نہ کریں اور کنبہ تلاش کریں اور اس کی منصوبہ بندی کریں۔
فیصلہ کرنے کا حق ہے کہ بچے پیدا کریں اور کب؟	تمام افراد کو حق ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تعداد اور وقفہ کاری کے بارے میں آزادی اور ذمہ داری کے ساتھ فیصلہ کریں۔ اس میں یہ فیصلہ کرنے کا حق شامل ہے کہ آیا بچے پیدا کریں یا کب اور اس حق کو استعمال کرنے کے ذرائع تک رسائی حاصل کریں۔
صحت کی دیکھ بھال اور صحت کے تحفظ حق	تمام افراد کو جسمانی اور ذہنی صحت کے اعلیٰ ترین حصول کا معیار اور صحت کی نگہداشت کے اعلیٰ ترین ممکن معیار تک رسائی حاصل کرنے کا حق ہے، اور روایتی طریقوں سے آزاد رہنے کا حق ہے جو صحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔
سائنسی ترقی سے فوائد کا حق	تمام افراد کو تولیدی صحت کی دیکھ بھال کی دستیاب ٹیکنالوجی تک رسائی اور صنفی حساس تحقیقی طریقوں تک رسائی حاصل کرنے کا حق ہے۔
اسمبلی اور سیاسی شرکت کی آزادی کا حق	کسی انجمن یا تنظیم کی تشکیل کا حق جس کا مقصد تولیدی صحت اور حقوق کو فروغ دینا ہے۔
اذیت اور ناجائز سلوک سے آزاد ہونے کا حق	ہر طرح کی تشدد استحصال اور زیادتیوں سے آزاد ہونے کے ساتھ ساتھ طبی طریقوں اور مداخلتوں میں غیر قانونی سلوک سے آزاد ہونے کا آزادانہ اور باخبر رضامندی کا حق

تولیدی صحت اور حقوق کے پیکیج میں درج ذیل طریقے شامل ہو سکتے ہیں، لیکن صرف انہی تک محدود نہیں ہیں۔

دوران زچگی کی اموات:

زچگی کی موت حاملہ ہونے کے دوران یا حمل کے خاتمے کے 42 دن کے اندر اندر، حمل کی مدت اور جگہ سے قطع نظر، حمل یا اس کے انتظام سے متعلق یا بڑھے ہوئے کسی بھی سبب سے ہوتی ہے لیکن حادثاتی طور پر یا واقعاتی وجوہات پر نہیں ہوتی ہے۔ مناسب صحت کی دیکھ بھال اور صنف پر مبنی تشدد کی وجہ سے زچگی کی اموات کو روکا جا سکتا ہے۔ زچگی کی شرح اموات دنیا بھر میں خواتین کی موت کی سب سے اہم وجوہات میں سے ایک ہے اور اسی وجہ سے عالمی ترقی کے اہم اعشاریہ میں سے ایک ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی اور مانع حمل خدمات:

خاندانی منصوبہ بندی وہ معلومات اور طریقے ہیں جو افراد کو یہ فیصلے کرنے کی صلاحیت دیتی ہیں کہ کب بچے پیدا کریں۔ اس میں متعدد مانع حمل شامل ہیں جن میں گولیاں، ایمپلائس، ایئرانورین، ڈیواسز جراحی کے طریقے کار شامل ہیں جو زرخیزی کو محدود کرتے ہیں، اور کنڈوم جیسے رکاوٹ کے طریقوں کے ساتھ ساتھ کیلنڈر کے طریقہ کار اور پرہیز جیسے غیر جارحانہ طریقے بھی شامل ہیں۔ خاندانی منصوبہ بندی میں یہ بھی شامل ہے کہ جب مطلوب ہو تو حاملہ کیسے ہوا جائے، نیز بانجھ پن کا علاج بھی کیا جاتا ہے۔ یہ متعدد غیر صحت سے متعلق فوائد کی پیشکش کرتا ہے۔ جس میں خواتین کے لئے تعلیم کے وسیع مواقع اور با اختیار ہونے، اور پائیدار آبادی میں اضافے اور ممالک کے لئے معاشی ترقی شامل ہے اور اسی وجہ سے عالمی ترقی کو حاصل کرنے کے لیے ایک کلیدی پروگرام ہے۔

غیر محفوظ اسقاط حمل:

جن خواتین کو غیر اردا تا حمل یا حمل کے دوران پیچیدگیاں ہوتی ہیں وہ اکثر اپنی مرضی سے حمل کو ختم کر دیتی ہیں یا اس کی ضرورت / خواہش کرنا چاہتی ہیں اسقاط حمل کی وجوہات بہت سی ہو سکتی ہیں اور اس اسقاط حمل کے بعد کی دیکھ بھال اور خدمات کی فراہمی کے ساتھ تربیت یافتہ ہیلتھ کیئر پریکٹیشنر کے ذریعہ انجام دینا ضروری ہے۔ تاہم دنیا بھر میں زیادہ تر خواتین محفوظ اسقاط حمل تک رسائی کی عدم موجودگی کی وجہ سے غیر محفوظ اسقاط حمل کا سہارا لیتی ہیں محفوظ اسقاط حمل تک رسائی میں حائل رکاوٹیں درج ذیل ہیں۔

پابندی والے قوانین،

خدمات کی ناقص فراہمی،

زیادہ قیمت،

بدنما،

صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والوں کا اخلاق فریق کی اجازت، اور

طبی طور پر غیر ضروری تقاضے جیسے لازمی انتظار کا وقت، لازمی مشاورت، گمراہ کن معلومات کی فراہمی، تیسرے فریق کی اجازت، طبی طور پر غیر ضروری ٹیسٹ جو دیکھ بھال میں تاخیر کرتے ہیں۔

جنسی طور پر منتقلی انفیکشن اور امراض:

ایس ٹی آئی اور ایس ٹی ڈی 30 سے زیادہ مختلف بیکٹیریا، وائرس اور کیڑوں کی وجہ سے ہوتے ہیں اور جنسی رابطے کی وجہ سے بنیادی طور پر پھیلتے ہیں بہت سی ایس ٹی بشمول کلیمیا، سوزاک، ہیپاٹائٹس بی، ایچ آئی وی، ایچ پی وی، ایچ ایس وی اور سیفلیس حمل اور ولادت کے دوران ماں سے بچے میں بھی منتقل ہو سکتے ہیں ایس ٹی ائی کا پوری دنیا میں مردوں اور خواتین کی تولیدی صحت پر گہرا اثر ہے۔ یہ اکثر قابل علاج ہوتے ہیں لیکن معاشرے میں غلط سمجھے جانے کی وجہ سے اس کے علاج اور محنت کی دیکھ بھال میں پیش رکاوٹیں پیش آتی ہے۔

لہذا یہ آر ایچ آر کے ایک اہم شعبے میں سے ایک ہے اور صحت کی دیکھ بھال کرنے والوں کو ایس ٹی آئی سے ذلت اور معاشرتی بدنمائی کے حوالے سے ترتیب دی جاتی ہے تاکہ وہ بغیر امتیاز کے اور تعصب کے ان افراد کا علاج کریں۔

ایچ ائی وی/ایڈز:

ہیومن امیونو ڈیفینیسی وائرس (ایچ آئی وی) ایک ایسا انفکشن ہے جو جسم کے مدافعتی نظام پر حملہ کرتا ہے، خاص طور پر سفید خون کے خلیات جن کو CD4 خلیے کہتے ہیں ایچ آئی سی ان سی 4 خلیوں کو ختم کر دیتا ہے، اور اس سے انسان کا مدافعتی نظام کمزور ہوتا ہے اور یہ تپ دق اور متعدد قسم کے سرطان کا باعث بنتا ہے۔ جن افراد کو ایچ ائی وی سے معاہدہ کرنے یا انکی تشخیص کا خطرہ ہو سکتا ہے ان کو پیش کیا جانا چاہئے اور جلد سے جلد انٹیر یٹرو وائرل علاج سے منسلک کیا جانا چاہئے۔ تاہم، بنیادی طور پر جنسی رابطے اور معاشرتی ذلت کے خوف سے ایچ آئی وی سے وابسطہ بدنما داغ کی وجہ سے لوگ اکثر صحت کی دیکھ بھال نہیں کرتے ہیں۔ تاہم، یہ جاننا ضروری ہے کہ ایچ آئی وی صرف جنسی رابطے کے ذریعہ پھیلتی ہے بلکہ یہ خون میں بھی ٹرانسمیشن ہوتا ہے۔ لہذا پاکستان میں منشیات استعمال کرنے والوں انجکشن کے استعمال سے منشیات کرنے والوں (آئی ڈی یو) میں یہ سب سے زیادہ عام ہے تاہم، آئی ڈی یوز کے خاندانوں کی خواتین میں مزید پھیل سکتی ہے اور انھیں خواتین اور مردوں میں پھیلاؤ / متاثر کر سکتا ہے۔ ایچ آئی وی کی روک تھام کو بہتر بنانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آر ایچ آر کے ایک پیکیج کے طور پر حل کیا جائے۔ آئی وی کی جانچ کی خدمات 5 سی کی پیروی کریں: رضامندی، رازداری، مشاورت، صحیح نتائج اور علاج اور دیگر خدمات کے ساتھ تعلق 5 اہم چیزوں کی پیروی کریں

زندگی کی مہارتوں پر مبنی تعلیم:

ایل ایس بی ای عالمی سطح پر تولیدی صحت اور حقوق کے پیکیج کا ایک اہم پہلو ہے اور نوجوانوں کی صحت اور فلاح و بہبود میں سرمایہ کاری کرنے کا ایک انتہائی اہم شعبہ ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) کے مطابق، ذہنی ہنر کی تعریف "انکولی اور مثبت طرز عمل کی صلاحیتوں کے طور پر کی جا سکتی ہوں، جو افراد کو روزمرہ کی زندگی کے مطالبات اور چیلنجوں سے موثر انداز میں نپٹنے کے اہل بناتے ہیں۔ ڈبلیو ایچ او کے محکمہ برائے ذہنی صحت نے پانچ کلیدی شعبوں کی نشاندہی کی ہے جو ثقافتوں اور تربیت کے اطلاق میں بچوں، نوعمروں اور نوجوانوں کی صحت اور فلاح و بہبود کے لئے زندگی کی "مہارت پر مبنی اقدامات کو فروغ دینے کے لیے لاگو ہو سکتے ہیں۔ ان میں تخلیقی اور تنقیدی سوچ، بروقت فیصلے لینا اور مسائل کا حل، ابلاغ کی مہارت، خود آگاہی اور ذہنی تناؤ کا مقابلہ کرنا شامل ہیں۔

صنف پر مبنی تشدد:

صنف پر مبنی تشدد کسی بھی نقصان دہ عمل کے لئے چھتری کی اصطلاح ہے جو کسی کی مرضی کے خلاف ہوتا ہے، اور یہ مردوں اور عورتوں کے مابین معاشرتی طور پر بیان کردہ (صنف) فرق پر مبنی ہے۔ اس میں ایسی حرکتیں شامل ہیں جو جسمانی، جنسی یا دماغی نقصان پہنچا رہی ہیں یا تکلیف، اس طرح کی حرکتوں کا خطرہ، زبردستی اور آزادی سے دیگر محرومیاں۔ یہ حرکتیں عوامی یا نجی طور پر ہوسکتی ہیں۔ صنف پر مبنی تشدد نہ صرف انفرادی خواتین اور لڑکیوں کے حقوق اور لڑکیوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ بلکہ مجرموں کے زریعہ استثنیٰ حاصل کرنے اور ان کے اعمال سے پیدا ہونے والے خوف کا اثر تمام خواتین اور لڑکیوں پر پڑتا ہے۔ اس سے عالمی سطح پر بھی پائے جانے والے اقدامات میں، خواتین اور لڑکیوں کی بین الاقوامی ترقی، امن اور ترقی کے لئے جو کردار ادا کیا جاسکتا ہے اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔

نقصان دہ مشقیں:

کم عمری میں زبردستی کی شادی اولاد میں بیٹے کو ترجیح دینا۔ ابتدائی اور جبری شادیوں، بیٹے کی ترجیح، خواتین کی جینیاتی مسخات اس نقصان دہ طریقوں کی سب سے نمایاں مثالیں ہیں جو خواتین اور لڑکیوں میں طاقت اور حقوق کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اس طرح کے عمل کے نتیجے میں شدید اور اکثر ناقابلِ برداشت نقصان ہوتا ہے لیکن اسے عام طور پر قبول کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ فائدہ مند بھی سمجھا جاتا ہے۔ بہت سے معاملات میں خواتین زندگی کے آغاز ہی میں کم طاقت اور عدم مساوات کا شکار ہوتی ہیں۔ جو ایک جوان لڑکی یا نوزائیدہ کے جسم اور دماغ کو صدمے سے دوچار کر دیتا ہے۔ اس تسلل میں عورت کی پوری زندگی اور بلوغت اُس کی تعلیم، بچے کی محفوظ پیدائش ایک بہتر زندگی گزارنے اور اپنے حق کے لیے آواز اُٹھانے سے محروم کر دیتی ہے۔

عکاسی

کیا آپ کو لگتا ہے کہ مذکورہ بالا تولیدی حقوق آپ کی زندگی پر لاگو ہوتے ہیں؟ یہ لکھیں کہ کون سے حقوق خاص طور پر اور وہ کن طریقوں سے فی الحال یہ حقوق پورے ہوگئے ہیں یا اعتماد کے ساتھ محسوس کرتے ہیں کہ ان کو مستقبل میں پورا کیا جائے گا اور کیسے؟

باب
02

تولیدی صحت اور حقوق کے کیس بنانا:

یہ باب آپکو ۲۵ سال تک کے بیان اور تولیدی صحت اور حقوق پر پیشرفت کے ایک تاریخی سفر سے گزارتا ہے۔اس میں مختلف عالمی ترقیاتی ایجنڈوں اور اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ کس طرح انہوں نے پوری دنیا میں سماجی، سیاسی اور معاشی ترقی کو حاصل کرنے کے بنیادی پہلو کے طور پر آر ایچ آر (RHR) کو شامل کیا۔

2.1 ICPD 1994 سے 2030 ایجنڈا:

آبادی کی ترقی کے بارے میں 1994 کی بین الاقوامی کانفرس کو اس وقت آبادی اور ترقی کے عالمی مباحثے میں شامل رہنے والے بہت سے لوگوں نے کسی انقلاب سے کم نہیں دیکھا تھا۔اقوام متحدہ نے 1954 کے اوائل میں آبادی کی ترقی کے معاملات کے آس پاس عالمی رہنماؤں اور نمائندوں کو اکٹھا کرنا شروع کیا تھا اور اس کے بعد ہر دس سال بعد اقوام متحدہ کی عالمی کانفرنسوں کے بینر تلے ان کا تبادلہ کیا گیا تھا۔اس عرصے کے دوران، آبادی زیادہ تر ترقیاتی مباحثے، مسلسل بڑھتی آبادی اور پوری دنیا میں بگڑتے ہوئے قدرتی وسائل پر قابو پا لیا تھا۔1994 میں پہلی بار 179 حکومتی نمائندوں اور متعدد سول سوسائٹی رہنماؤں کے سب سے بڑے اجتماع میں آبادی اور ترقی پر مباحثہ کی توجہ کا مرکز لوگوں۔خواتین اور مردوں کو بااختیار بنانے کی سخت پالیسوں کے ذریعے آبادی میں اضافے کو کنٹرول کرنے سے منتقل کر دیا گیا، تا کہ وہ معیاری تعلیم، خدمات اور انتخاب میں ان کی سہولت کے ذریعے صحت مند فیصلے کریں۔اس نے صنفی عدم مساوات کو آبادی کی ترقی کے ناقص نتائج کے پیچھے چلانے والی قوت کے طور پر تسلیم کیا اور خواتین کی صحت اور حقوق کو آبادی کے ترقیاتی ایجنڈے کا مرکزی عوامل بنایا۔یہ تاریخی اعتبار سے بہادر اور جرات مندانہ ایجنڈا تھا اور انسانی حقوق کی نظر سے نئی تقسیم کی ضرورت تھی۔

ایک نیا وژن فراہم کرتے ہوئے ICPD نے تولیدی صحت اور آبادی کی ترقی کے اصولوں کی بنیاد رکھی۔ICPD کے بعد کے سالوں میں، تقریباً تمام ممالک میں تولیدی صحت کی پالیسیاں تجدید اور نافذ کی گئیں۔یہ اقوام متحدہ کی پاپولیشن فنڈ (UNFPA) کے لئے دنیا بھر میں ایک نیا منڈیٹ بھی تھا جس کے ذریعے ممالک کو اقوام متحدہ کی ایجنسی کے ذریعے ان کے پالیسی اہداف اور پیشرفت کے لئے مدد فراہم کی جاتی تھی۔

تولیدی صحت اور حقوق اپنے طور پر ایک وسیع مضمون ہے اور اس میں بڑی آبادی اور ترقیاتی مسائل جیسے غربت، تعلیم، غذائی تحفظ، صنفی مساوات آب وہوا کی تبدیلی اور انسانی آفتوں جیسے امور کو باہم جوڑتے ہیں۔لہذا، ICPD کے گذشتہ 25 سالوں سے تولیدی صحت اور حقوق، تقریباً ہر عالمی ترقیاتی ایجنڈے کا حصہ رہے ہیں۔ICPD کے فوراً بعد، 1995 میں بیجنگ پلیٹ فارم برائے ایکشن نے تولیدی صحت کے حقوق کے بارے میں مزید وضاحت کی اور 2015 تک عالمگیر رسائی کیلئے اہداف وضع کیے۔

2000ء میں MDG ترقیاتی اہداف 2015 تک حاصل کیے جانے کے لیے تیار کیے گئے جہاں پر تولیدی اہداف میں تولیدی صحت کے حقوق، اہم موضوع کے طور پر سامنے آئے۔ خاص طور پر MDG3 میں صنفی مساوات کے حصول اور خواتین کو با اختیار بنانا'' جبکہ MDG5 میں زچگی کو بہتر بنانا'' جیسے موضوعات واضع کیے گئے تھے۔ اگرچہ ICPD اور Beijing platform for acting طے شدہ جامع تولیدی صحت اور حقوق کے ایجنڈے کا مکمل عکاس نہیں تھے لیکن پھر بھی MDGs کا پہلا موقع تھا کہ ہر مقصد کے حصول کے لیے مخصوص اشارے تیار کیے گئے جن پر 1990 کی دہائی میں تمام ممالک کی زیرنگرانی پیشرفت ہونی تھی۔

2005 کے عالمی اجلاس میں، تولیدی صحت تک رسائی کو ایم ڈی جی مانیٹرنگ میکانزم میں ضم کرنے کی تجویز دی گئی۔ 2006 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 2015 تک، تولیدی صحت تک آفاقی رسائی کو MDG5 ''زچگی کو بہتر بنانا'' کے ہدف میں شامل کرنے پر اتفاق کیا۔ ICPD نے تولیدی حقوق کے ایجنڈے کی اہمیت کو مسلسل تقویت دی جو زمین پر بنی ترقیاتی ایجنڈوں کی بنیاد تھی۔ مثال کے طور پر 2010 میں MDGs میں ICPD جو پندرہ سال بعد تھا، تقریباً 86% ممالک نے تولیدی صحت کو فروغ دینے/نافذ کرنے کے لیے ادارہ جاتی تبدیلیاں اختیار کیں اور 54% نے نئی پالیساں مرتب کیں۔ 2015 میں دنیا MDGs کے اہداف سے کہیں پیچھے رہ گئی ہے، اقوام متحدہ کے رکن ممالک نے ایک نئے ترقیاتی ایجنڈے کا ارتکاب کیا۔ پائیدار ترقی کے لیے 2030 کا ایجنڈا، زیادہ تر ''2030 ایجنڈا'' کہلاتا ہے۔ یہ پائیدار ترقی کے معاشرتی، معاشی اور ماحولیاتی علاقوں میں 17 مقاصد اور 169 اہداف کا ایک فریم ورک ہے۔ اس بار 2030 تک مقاصد کو حاصل کرنے کے اہداف میں تولیدی صحت کے حقوق سے وابستگیوں کا زیادہ واضح طور پر ذکر کیا گیا۔

SDG3	صحت مند زندگیوں کو یقینی بنانے اور ہر عمر میں ہر ایک کی فلاح و بہبود کو فروغ دے
3.1 3.7	2030 تک عالمی سطح پر زچگی کی شرح اموات کو 100,000 زندہ پیدائشوں میں سے 70 سے کم کر دے 2030 تک جنسی اور تولیدی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک عالمی سطح پر رسائی کو یقینی بنائیں، بشمول خاندانی منصوبہ بندی، معلومات اور تعلیم، اور تولیدی صحت کو قومی حکمت عملیوں کا پروگرام میں انضمام۔
SDG4	جامع اور مساوی معیار کی تعلیم کو یقینی بنائے اور سب کے لیے زندگی بھر کے سیکھنے کے مواقع کو فروغ دے۔
:4.7	2030 تک اس بات کو یقینی بنائیں کہ سب ہی سیکھنے والے پائیدار ترقی اور پائیدار طرزِ زندگی، انسانی حقوق، صنفی مساوات،، تعلیم کو فروغ دینے کے زریعے دوسروں کے درمیان، پائیدار ترقی کو فروغ دینے کے لئے درکار علم اور صلاحیتوں کو حاصل کریں گے۔ امن اور عدم تشدد کی ثقافت عالمی شہریت اور ثقافتی تناؤ کی تعریف اور پائیدار ترقی میں ثقافت کی شراکت داری کی تعریف شامل ہے۔
SDG5	صنفی مساوات کے حصول اور تمام خواتین اور لڑکیوں کو با اختیار بنائیں۔
5.2	سرکاری اور نجی شعبوں میں تمام خواتین اور لڑکیوں کے خلاف ہر طرح کے تشدد کا خاتمہ بشمول اسمگلنگ اور جنسی اور دیگر قسم کے استحصال۔
5.3	تمام نقصان دہ طریقوں جیسے بچے، کم عمری اور جبری شادی اور خواتین کی جینیاتی سخاوت کو ختم کریں۔
5.6	آبادی اور ترقی سے متعلق بین الاقوامی کانفرنس کے ایکشن پروگرام اور Beijiag Platform for Action اور انکی کانفرنسوں کے نتائج، دستاویزات کے مطابق متفقہ طور پر جنسی اور تولیدی صحت اور تولیدی حقوق تک عالمی رسائی کو یقینی بنائیں۔
SDG10	مما لک کے درمیان عدم مساوات کو کم کریں۔
10.3	مساوی مواقع کو یقینی بنایا جائے اور نتائج کے عدم مساوات کو کم کریں۔ بشمول امتیازی قوانین، پالیسیوں اور طریقوں کو ختم کر کے مناسب قانون سازی، پالیسیاں اور اس سلسلے میں کاروائی کو فروغ دیا جائے۔

عالمی سطح پر وابستگی اہم ہیں کیونکہ وہ قومی سطح کی حکمت عملیوں اور پالیسیوں کے ساتھ ساتھ مالی ترجیحات کا فریم ورک مرتب کیا ہے۔ یہ عزائم کام کے ایجنڈے کے ساتھ صحیح سمت میں ہمارے کام کی گنجائش فراہم کرتے ہیں یہ عالمی عہد اکثر تجدید، توجہ اور اہداف کے لئے تحقیق کے زریعے کئی سالوں سے حکومتوں کے معاشی اور معاشرتی اشاروں کے بارے میں بات چیت اور دنیا بھر میں سول سوسائٹی کے ایک بڑے ادارے کی طرف سے ترقی پذیر پالیسوں، معیارات اور وسائل کی تقسیم کے لیے تولیدی صحت اور حقوق کے لیے وسائل مختص کرنے کا نتیجہ/ثبوت ہے۔

2.2 آر ایچ آر کے لئے تین امور

حقوق آبادیاتی اور ترقی

گزشتہ 25 سالوں کے لیے تولیدی صحت اور حقوق کے ایجنڈے کے وسائل کی تین ضروریات ہیں۔ یہ انسانی زندگی کے دیگر پہلوؤں میں حقوق کا ایک واحد انتہائی اہم اور گہرا سیٹ ہے اور زندگی کے اس نقطہ نظر کا احاطہ کرتا ہے جو زمین پر ہر انسان کے لئے پیدائش سے لے کر زندگی کے اخر تک اس سے وابسطہ ہیں۔ جیسے کہ پیدائش کی جگہ، قومیت، شہریت کی حیثیت، نسل، مذہب اور صنف وغیرہ

میں CEDAW میں شامل بچوں کے حقوق، جو صرف بچوں پر لاگو ہوں گے یا UNCRC: مثال کے طور پر بیان کردہ حقوق جو صرف خواتین پر لاگو ہوتے ہیں، اس کے برعکس تولیدی حقوق زندگی کے مرحلے میں سب پر لاگو ہیں۔ جو کہ لڑکوں اور مردوں کو بھی حاصل ہیں۔ برعکس اس کے جس سے 'تولید' عام طور پر وابستہ ہے

اول: ہر فرد کا زندگی، صحت اور تندرستی کا حق ہے۔ حقوق انسانی لازمی طور پر انسانی حقوق کے ساز و سامان اور کنونشنوں میں مرتب کردہ حقوق کو تقویت بخشا ہے اور اس حقیقت پر قائم ہے کہ کسی بھی فرد کو اس کے بنیادی انسانی حقوق سے کبھی انکار نہیں کیا جانا چاہئے۔ مثال کے طور پر: یہ ایک لڑکی کا حق ہے کہ اسکو اپنے بہن بھائیوں اور ہم منصبوں کی حیثیت سے مساوی توجہ اور خوراک کے حصول کے برابر مواقع حاصل ہوں۔

دوم، کسی بھی شعبے میں پائیدار ترقی چاہیے: سیاسی معاشرتی، معاشی یا ماحولیاتی ترقی ہو وہ انسانی سرمائے پر منحصر ہوتی ہے۔ جب تک ہم تمام انسانوں کی فلاح و بہبود میں سرمایہ کاری نہیں کریں گے ہم کسی بھی شعبے میں نمایاں ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ انسانی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ لوگوں کو ایسا کرنے کا اختیار دیں۔ مذکورہ بالا مثال کی بنیاد پر، بڑے ہونے والے بچوں کے سلوک میں صنفی مساوات معاشی طور پر فائدہ مند ہے کیونکہ لڑکیاں معاشرے کی تعلیم یافتہ، پرورش پزیر اور با اختیار شہری کے طور پر کام اور کاروباری اعتبار سے معاشرے کی فعال شہری بن سکتی ہیں۔

تیسرا، بڑی آبادی والے ممالک معاشی ترقی کو تیز کر سکتے ہیں اگر وہ اپنے آبادیاتی ڈھانچے کے مطابق اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود میں سرمایہ کاری کریں اور حقیقت پسندانہ پالیسیوں کو مرتب کریں، جن کی بنیاد آبادی کے مسائل کے حل پر ہوں۔ آبادیاتی منافع اقتصادی پیداوار میں ایک فروغ ہے جو اس وقت ہوتا ہے جب انحصار کرنے والوں کی تعداد کے مقابلہ میں افرادی قوت میں لوگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد ہوتی ہے۔ اگر ہم جاری مثال پر نگاہ ڈالیں تو، نوعمر نوجوانوں اور نوجوان لوگوں میں سرمایہ کاری جس میں بچوں کی شادیوں کو روکنا بھی شامل ہے تو تعلیم میں روکاوٹ ڈال سکتا ہے اور ر یا نوجوان ماؤں میں زچگی کی شرح اموات کا سبب بن سکتا ہے۔ ان ممالک کے لیے آبادیاتی اعداد و شمار ہے جو شاید ایک بہت بڑی نوجوان آبادی کا سامنا کر رہے ہیں جو ممکنہ طور پر کچھ سالوں میں زندگی کے تمام پہلوؤں میں ملک کی متحرک قوت ثابت ہوگی۔

2.3 نوجوان افراد اور تولیدی حقوق

اس وقت دنیا میں 25 سال سے کم عمر کے 18 لاکھ نوجوان آباد ہے۔ یہ اب تک کے جوانوں کی سب سے بڑی نسل ہے، اور افراد میں ایک متنوع گروہ ہے۔ دنیا بھر میں 42 فیصد نوجوان غربت میں زندگی گزار رہے ہیں۔

2014 میں یوتھ سے متعلق کی آبادی کی رپورٹ کے مطابق، 10 میں سے 9 نوجوان ترقی پزیر مملک میں رہتے ہیں۔ سے ان مملک میں رہائش پذیر نوجوانوں کی کل آبادی کا 89 فیصد ایسا ہے۔ جو اطلاعات تک محدود رسائی اور مواقع کی وجہ سے ناقص تولیدی صحت اور متعلقہ امور کا شکار بنتے ہیں ترقی پذیر ممالک میں، 15 سے 19 سال کی عمر میں 12 ملین لڑکیاں اور 16 سال سے کم عمر 25 لاکھ لڑکیاں ہر سال جنم دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ، 15 سے 19 سال کی تقریباً 3.9 ملین لڑکیاں غیر محفوظ اسقاط حمل سے گزرتی ہیں۔ درحقیقت عالمی سطح پر حمل اور ولادت کے دوران پیچیدگیاں 15 سے 19 سال کی عمر کی لڑکیوں کی موت کا سب سے بڑا سبب ہے تولیدی صحت کے بارے میں شواہد پر مبنی معلومات اور خدمات تک رسائی کے مطابق، نوجوان افراد کو تشدد اور خدمات کا فقدان دماغی صحت کی خرابی کا سب سے اہم عوامل ہے۔ ہماری زندگی کے ابتدائی سال مستقبل میں ہمارے معیار زندگی کا تعین کرنے میں ہماری زندگی کا واحد اہم ترین مرحلہ ہیں۔ تولیدی صحت اور حقوق کے حامیوں کے زریعہ اسے دنیا بھر میں پہچانا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ تولیدی صحت اور حقوق کے ایجنڈے کے آغاز سے ہی نوجوان ترقی کی اہداف کے حصول میں ترجیحی اور پُرعزم عنصر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اقوام متحدہ کی اسٹریٹیجک یوتھ 2030 تک پائیدار ترقیاتی اہداف کے حسول کے لئے حقوق کی طرف بڑھنا اور نوجوانوں کا شرکت کرنا ہے

ہماری زندگی کے ابتدائی سال مستقبل میں ہمارے معیارِ زندگی کا تعین کرنے میں ہماری زندگی کا واحد اہم ترین مرحلہ ہیں۔ تولیدی صحت اور حقوق کے حامیوں کے ذریعہ اسے دنیا بھر میں پہچانا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تولیدی صحت اور حقوق کے ایجنڈے کے آغاز سے ہی نوجوان ترقی کے اہداف کے حصول میں ترجیحی اور ایک پُرعزم عنصر رکھتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے سکریٹری جنرل نے اقوامِ متحدہ کی اسٹریٹیجک یوتھ 2030 کا آغاز کیا جس کا مقصد 2030 تک پائیدار ترقیاتی اہداف کے حصول کے لیے حقوق کی طرف بڑھنے اور نوجوانوں کی شرکت کے لیے ہے۔

ضروری حقوق

ہر فرد کو اپنے جسم اور زندگی کے بارے میں باخبر انتخاب کرنے اور فعال شہری کی حیثیت سے حصہ لینے کا حق ہے۔ کچھ انتہائی نتیجہ خیز انتخابِ زندگی کے اوائل میں ہی ہوتے ہیں۔ ان میں جنسی رجحان اور صنفی شناخت کی تصدیق کرنا شامل ہے۔ اس بات کا انتخاب کرنا کہ آیا کب اور کس سے شادی کرنا ہے، اس بات کا تعین کرنا کہ بچے پیدا ہوں یا نہیں اور کیسے؟

ضروری ترقی

پائیدار ترقی صرف نوعمری اور نوجوانوں میں ان سطحوں پر سرمایہ کاری کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے جوان کے حقوق اور انتخاب کی ضمانت دیتے ہیں ان کا مستقبل صحت منداور تعلیم یافتہ ہونے پر منحصر ہے۔ باخبر فیصلے کرنے اور تبدیلی کے عالم میں لچکدار ہونے کا اختیار۔ نوعمروں اور نوجوانوں میں سرمایہ کاری کا مطلب یہ بھی ہے کہ زیادہ تر ممالک "ہیومن کیپٹل" کو پائیدار ترقی کے لیے ضروری بنائیں۔ پہلی ترجیح پیچھے رہ جانے والوں کو ان کی حمایت میں تیزی لانا ہے

لازمی آبادکاری

تمام ممالک کو ہر وقت انسانی فلاح و بہبود میں سرمایہ کاری کرنا ہوگی لیکن نوجوانوں کے بڑے حصص والے ممالک کو ترقیاتی عمل کو تیز کرنے کا موقع ملتا ہے جس کی ّبادیاتی منافع کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر نوجوان لوگوں کی صحت میں سرمایہ کاری کو ترجیح دینے پر منحصر ہے۔ تعلیم میں شرکت، معاشرتی تحفظ اور ملازمت۔

عکاسی:

کیا آپ 1990 کی دہائی میں پیدا ہوئے تھے؟ جس سال آپ کی پیدائش ہوئی اس کو لکھیں اور اپنی بلوغت، تجسس، معلومات کے ذرائع، تولیدی صحت سے متعلق معلومات اور خدمات تک رسائی حاصل کرنے اور ان سے حاصل ہونے کے تجربات اور ریا تعلقات، جنس اور شادی وغیرہ کے تجربات کے حوالے سے اپنی زندگی کی ایک ٹائم لائن بنائیں

RESOURCES TO CHECK:

ICPD Explainer:
https://www.youtube.com/watch?v=VcrW72VLPOc

To see a full list of the Sustainable Development Goals, visit United Nations 2015: Time for

Global Action.
To see how reproductive rights are linked to each of the SDGs, explore UNFPA's site on Decade to Action
A Short animated video produced by K4Health that illustrates how family planning has a ripple effect

across all the 17 Sustainable Development Goals
If you want to know more about Demographic Dividend and how it works:
https://www.unfpa.org/data/demographic-dividend#1
UN Youth Strategy 2030 :
https://www.un.org/youthenvoy/youth-un/

باب 03

پاکستان میں تولیدی صحت اور حقوق

یہ باب پاکستان میں تولیدی صحت اور حقوق کی ایک جامع تصویر پیش کرتا ہے۔ یہ تولیدی صحت اور حقوق کے حوالے سے آبادی کی ترقی اور اُن کے خاکے پیش کرتا ہے۔ جسکے ذریعے ملک کے موجودہ اعداد و شمار اور رجحانات کو دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ باب مزید واضح کرتا ہے کہ کس طرح پاکستان اقوام متحدہ کے مختلف معاہدوں کا ممبر ہے۔ اور کس طرح سے پالیسی اور قانون سازی میں ان وعدوں کو شامل کر رہا ہے۔

3.1 نمبر اور رجحانات

آبادی میں اضافہ

پاکستان اس وقت 208 ملین افراد کے ساتھ دنیا کا پانچواں سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے۔ آبادی 1947 کے بعد سے اب تک پانچ گنا بڑھ چکی ہے۔ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کی 2019 کی انسانی ترقی کے مطابق، 189 ممالک میں سے ہیومن ڈویلپمنٹ انڈیکس میں پاکستان کا نمبر 152 ہے۔ آسان الفاظ میں، کم ایچ ڈی ائی کا مطلب یہ ہے کہ ملک کی ایک بڑی آبادی ناقص تعلیم اور صحت کی حیثیت کے ساتھ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کرتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان کی آبادی ابھی بھی سالانہ 2.1% کی شرح سے بڑھ رہی ہے افغانستان اور تیمور لیستے کے بعد یہ پورے اشیاء میں سب سے زیادہ ہے۔ پاکستان میں معاشی ترقی کی پسماندگی قدرتی آفات، مناسب وسائل کی کمی اور ان کی مختص ترجیحات تشویش ناک صنف عدم مساوات کی وجہ سے عدم استحکام کا شکار ہے۔ جس وجہ سے پاکستان پبلک ہیلتھ کے مسائل سے دوچار ہے۔ جیسا کہ صحت عامہ کی صورتحال ہم نے حالیہ کوویڈ 19 کے وباء میں دیکھی ہے۔ رابطے ہمیشہ اتنے آسان نہیں ہوتے جیسے مقبول طور پر قبول کیا جائے جس طرح یہ ماننا کہ تیزی سے آبادی میں اضافے کا مطلب یہ نہیں جس کے نتیجے میں وسائل کی کمی درپیش آئی ہے جو غریب عوام کی صحت اور تعلیمی پسماندگی کا باعث بنتی ہے۔ اس کے علاوہ انسانی ترقی کے ناقص اشارے بھی اکثر غلط ترجیحات، نظامی عدم مساوات، پالیسیوں اور پروگراموں کا نتیجہ ہو سکتے ہیں جن میں آبادیاتی نظام کو تبدیل کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ آبادی میں اضافے پر قابو پانے کے طریقہ کار کی بجائے، پاکستان کی آبادی میں اضافے کے رجحانات صحت کی دیکھ بھال، ایڈ یوکیٹیشن، روزگار اور معاشی مواقع کے لئے مناسب قومی پالیسیاں کی مطلوب ہے۔ تاکہ لوگ صحت منداور تعلیم یافتہ ہو کر ملک اور معاشرے کی مضبوط ترقی میں اہم کردار ادا کر سکیں۔

افزائش اور خاندانی منصوبہ بندی۔

اس وقت پاکستانی خطے میں جنسی افزائش کی شرح سب سے زیادہ ہے جس کی شرح فی عورت اوسطً 3.6 ہے۔ یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ افزائش اور اسکی شرح خطرناک نہیں۔ یہ پہلی پیدائش کے وقت عورت کی عمر، مناسب معلومات تک رسائی اور تولیدی خدمات کے درمیان وقفہ ہے جو افزائش کی شرح کو اہمیت دیتا ہے جب خواتین کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کا موقع نہیں ملتا، تو اس کے پاس اپنے بچوں کی تعداد اور وقفہ کاری میں کوئی انتخاب نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ اس وقت افزائش کی شرح کے اثرات قومی صحت اور ترقی پر اثر انداز ہوتے دیکھائی دیتے ہیں۔

بہت سی پیشرفت کے باوجود پاکستان میں خواتین کو قابل اعتماد، قابل رسائی اور سستی مانع حمل تک رسائی حاصل نہیں، گزشتہ چند سالوں میں شادی شدہ خواتین میں مانع حمل کا استعمال صرف 34% پر ہی تعطل کا شکار ہے جبکہ مانع حمل کی ناپوری ہونے والی ضرورت 17% ہے مانع حمل کی غیر مکمل ضرورت کا مطلب یہ ہے کہ خواتین خاندانی منصوبہ بندی تک رسائی حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ کم بچے پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ زیادہ وقفہ رکھنا چاہتی ہیں لیکن وہ یہ سب کچھ اس لیے نہیں کر پاتی کہ ان کو خدمات تک رسائی نہیں ہے جسکی وجہ معلومات کی کمی یا سخت سماجی اقدار یا بہت بُری صحت کی سہولیات ہیں۔

تمام علاقوں میں ضرورتوں کے مناسب وسائل کے ساتھ سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے تا کہ تولیدی صحت دور دراز علاقوں تک پہنچ سکیں اور خواتین کو ان کی تولیدی صحت کے فیصلوں کے اور انتخاب میں خودمختاریت فراہم کی جا سکیں۔

شادی شدہ خواتین میں مانع حمل کا استعمال تعطل کا شکار ہے پچھلے کچھ سالوں میں صرف 34٪ پر جبکہ غیر ضرورت کی ضرورت ہے مانع حمل ایک 17٪ پر ہے۔

صنفی عدم مساوات

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ خواتین اور مردوں کو ان کی تولیدی صحت اور حقوق کی بارے میں باخبر اور صحت مند انتخاب کرنے کے لئے بااختیار بنانے پر توجہ مرکوز کرنا انسانی حقوق کی بنیاد ہے اور ساتھ ہی یہ آبادی کی ترقی کے لئے زیادہ موثر ثابت ہوگا۔ یہ پاکستان میں آبادی کی ترقی کا ایک خاص طور پر چیلنج ہے۔ صنفی عدم مساوات پاکستان میں صحت، تعلیم اور ماحولیاتی نتائج کی حیرت انگیز عوامل کے پیچھے ایک طاقت ہے جہاں پاکستان عالمی سطح پر صنفی عدم مساوات کے معاملے پر 153 میں سے 151 درجہ بندی پر ہے۔

یہ خیال کے عورت اور مرد برابر نہیں ہمارے معاشرے میں بچپن سے لے کر جوانی تک سب کے لیے ایک تلخ تجربہ ہے۔ صنفی عدم مساوات ایک گہری رکاوٹ والی سماجی تعمیر ہے جو معاشرتی اصولوں اور ثقافتی روایت کے ذریعے محفوظ کی گئی ہے جس کے لڑکیوں اور خواتین کی زندگیوں پر سنگین نتائج ہیں۔ خواتین مردوں سے زیادہ غریب اور کم تعلیم یافتہ ہیں۔ جس کی وجہ سے عورتوں کی پوری زندگی محرومی اور لاچاری کا شکار ہے۔ پاکستان میں نوجواں خواتین کے مقام کی رپورٹ کے مطابق، 15 سے 24 سال کی عمر کی 48 فیصد نوجوان خواتین 7 فیصد مردوں کے مقابلے میں تعلیم۔ ملازمت یا کسی دوسری تربیت میں شامل نہیں۔ یہاں تک کہ جب خواتین مشکلات کے باوجود تعلیم حاصل کر کے نوکری کرتی ہیں تو مرد ہم منصبوں کے مقابلے میں بہت کم معاوضہ حاصل کرتی ہیں۔ مردوں اور عورتوں کی اُجرت کے درمیان ہنر مند زراعت کے کارکنوں کے لئے 80 فیصد، مینوفیکچرنگ انڈسٹری میں 65 فیصد، اور بی اے اور اس سے اوپر کی تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے 17 فیصد ہے۔ تعلیم، اثاثوں اور مواقع میں اس طرح کے بڑے فرق نہ صرف لڑکیوں اور خواتین کے بنیادی انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہیں بلکہ خراب ہوتی صحت اور معاشی بوجھ بھی صنفی عدم مساوات میں اضافہ کرتی ہیں۔ صنفی عدم مساوات نہ صرف خواتین کی زندگیوں میں وقار اور خودمختاری پر سمجھوتہ کرتی ہے بلکہ خواتین کے خلاف تشدد کا باعث بنتی ہے۔ جو پوری دنیا بھر میں خواتین کی موت کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ کسی فرد یا جنس پر تشدد جو کسی فرد کے جنس پر مبنی ہوتا ہے۔ یا جنسوں کے مابین طاقت کے غیر مساوی تعلقات کی وجہ سے رونما ہونے والے تشدد کو صنف پر مبنی تشدد (جی بی وی) کہا جاتا ہے۔
پاکستان میں، اس طرح کی تشدد کی بہت ساری قسمیں ہیں جو خطرناک حد تک پھیل رہی ہیں گھریلوں تشدد بنیادی طور پر کنبہ کے افراد اور / یا شریک حیات اور شراکت داروں کے زریعہ ہوتا ہے جس میں جسمانی، جنسی اور ذہنی تشدد شامل ہیں۔

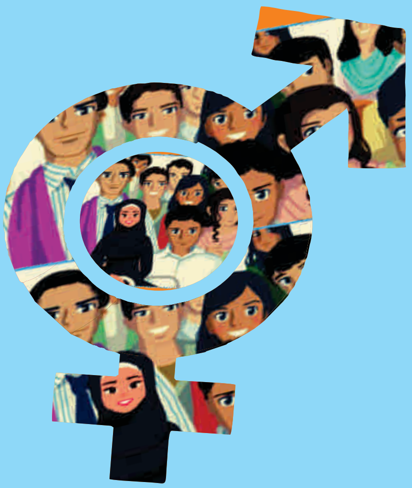

صنفی عدم مساوات نہ صرف خواتین کی زندگی وقار اور خودمختاری پر سمجھوتہ کرتی ہے بلکہ تشدد کا سبب بھی بنتی ہے

جنسی تشدد۔

جنسی تشدد میں عصمت دری، حمل اور ہر قسم کا جنسی تشدد شامل ہے

نقصان دہ طریقوں میں وہ تشدد بھی شامل ہیں جو ثقافت، روایت اور اعتماد کے نام پر عام کیا جاتا ہے غیرت کے نام پر قتل، جہیز سے متعلق تشدد، بچوں کی شادی اور لڑکوں کی ترجیح کی وجہ سے بچیوں کو نظر انداز کرنا شامل ہے۔ پاکستان میں ڈیموگرافک ہیلتھ سروے 2018 کے مطابق، شادی شدہ خواتین 4 میں سے 1 سے زیادہ (28%) نے 15 سال کی عمر سے ہی جسمانی تشدد کا سامنا کیا ہے، اور 6% نے جنسی تشدد کا سامنا کیا ہے۔ سات فیصد حاملہ خواتین دوران حمل تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ جسمانی یا جنسی تشدد کا سامنا کرنے والی دس میں سے صرف تین خواتین نے تشدد کو روکنے کے لیے مدد طلب کی پھر بھی 56% نے کبھی مدد نہیں لی اور نہ ہی کسی کو بتایا۔

مزید یہ کہ، پاکستان میں نقصان دہ طریقوں کی بہتات ہے جو ہمارے معاشرتی تانے بانے میں گہری سرایت شدہ صنفی عدم مساوات کا سبب اور نتیجہ ہے۔ بیٹے کو ترجیح دینے کے رواج کے آغاز سے، جہاں بچی کی پیدائش کو ایک بوجھ کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے، وہ تو بچی کی زندگی کے پہلے 18 سالوں میں ہی شادی بیاہ میں ڈھل جاتا ہے یا بہت سے معاملات میں غیرت کے نام پر قتل کا باعث بنتا ہے۔ بہت سارے طریقے سودے بازی پر مبنی ہیں اور سماج میں یہ عقیدہ فروغ پا رہا ہے کہ عورتیں مرد کی جائیداد ہیں اور انھیں اپنی ضرورت اور مقصد کے لئے تبادلہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر عورتیں اپنے مرد نگہبان کی فرمانبردار نہ ہو تو اسے باعث شرم سمجھا جاتا ہے۔ تکلیف دہ روایات کا یہ چکر عورت کی زندگی میں مسلسل جاری رہتا ہے۔

پاکستان میں، 15 سے 19 سال کی عمر کی لڑکیوں 14 % شادی شدہ ہیں، جو ایک ہی مرد کے ہم عمر منصبوں سے سات گنا زیادہ ہیں۔ بہت سے والدین کا خیال ہے کہ کم عمری کی شادی ان کی بیٹیوں کو جنسی تشدد سے محفوظ رکھے گی، اور ان کی بیٹی کی حفاظت رکھے گی اور ان کی بیٹی کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے شوہر اور اس کے اہل خانہ کو مختص کرے گی۔

گھریلوں تشدد

گھریلوں تشدد بنیادی طور پر کنبہ کے افراد اور / یا شریک حیات اور شراکت داروں کے ذریعہ ہوتا ہے جس میں جسمانی جنسی اور ذہنی تشدد شامل ہیں۔

جنسی تشدد

جنسی تشدد میں عصمت دری، حمل اور ہر قسم کا جنسی تشدد شامل ہے

نقصان دہ طریقے

نقصان دہ طریقوں میں وہ تشدد بھی شامل ہیں جو ثقافت، روایت اور اعتماد کے نام پر عام کیا جاتا ہے غیرت کے نام پر قتل، جہیز سے متعلق تشدد، بچوں کی شادی اور لڑکوں کی ترجیح کی وجہ سے بچیوں کو نظر انداز کرنا شامل ہے۔

کم عمری کی شادی میں کم عمر لڑکیوں میں پاکستان میں گھریلو تشدد کے واقعات سب سے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اپنی زندگی پر تعلیم اور خودمختاری کی کمی کی وجہ سے، نوجوان لڑکیاں اکثر حمل اور/ یا تولیدی صحت سے متعلق دیگر امر میں سنگین پیچیدگیاں درپیش ہوتی ہیں اور اکثر اوقات پیدائش کی پیچیدگیوں میں ہی دم توڑ دیتی ہیں۔ عالمی آبادی کی تازہ ترین رپوٹ میں حالیہ سالانہ حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ان روایتی طریقوں کو کس طرح ثقافتوں اور معاشرتی اصولوں پر گہرا دخل ہے۔ کہ وہ اس طرح کے طریقوں پر تقریبا آفاقی پابندی کے باوجود اور نہ صرف لڑکیوں پر ہونے والے تباہ کن اثرات کے بار بار تجرباتی ثبوتوں کے باوجود جاری ہے۔ اور خواتین ان ممالک کی معاشی ترقی پر اثر انداز ہوتی ہیں جہاں وہ رہتی ہیں۔ رپورٹ میں مزید اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جب مئوثر طریقوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی جائے تو قوانین کو تبدیل کرنا محض ایک نقطہ آغاز ہے۔ لوگوں کی ذہنیت کو بدلنے کے لیے سخت کوشش کرنی ہوگی تاکہ صنفی مساوات کی طرف سماجی اصولوں کو تبدیل کیا جا سکے۔

صنف پر مبنی تشدد کا ایک پہلو جو اکثر اوقات نظر انداز ہوتا ہے اور اسے ہمیشہ کیا جاتا ہے۔ اور ٹرانس جینڈر لوگ ہیں جن پر تشدد اس لئے کیا جاتا ہے وہ اپنی جنس کی بنیاد پر معاشرے میں قابل قبول نہیں ہوتے۔ ٹرانسجینڈر پر بے تحاشہ تشدد کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں۔ وہ اکثر آبادی اور آبادی کے سروے میں مسترد اور نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں جیسے پاکستان میں 2017 کی حالیہ ہاؤسنگ اینڈ پاپولیشن مردم شماری 200 ملین سے زیادہ آبادی والے ملک میں مجموعی طور پر 10,418 ٹرانسجینڈر افراد کی ہے۔ اس کم اہمیت کی وجہ سے وہ وسائل جو کہ ان پر استعمال ہونے چاہئیں وہ ان سے محروم رہتے ہیں وہ روایتی طور پر تفریح اور بھیک مانگتے ہیں اور اکثر انتہائی تشدد کا نشانہ بنتے ہیں۔ ہمارے معاشرے ٹرانس جینڈر کے حوالے معاشرتی بدعنوانی اور امتیاز بہت زیادہ ہے اور اس کی عمدہ مثال یہ ہے کہ صنف پر مبنی تشدد اور صنفی عدم مساوات ہے۔ جو صرف قانون سازی سے بدلنا ممکن نہیں۔

نوعمر اور نوجوان۔

پاکستان میں نوجوانوں کا سب سے بڑا تناسب ہے کیونکہ ہماری کل آبادی 68 فیصد 30 سال سے کم عمر نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ جبکہ 27% کی عمر 15 سے 29 سال کے درمیان ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آبادی کا ایک اور 40 فیصد حصہ اس سے بھی کم عمر ہے جو کہ جلد ہی جوانی میں داخل ہو جائے گا۔ نوجوانوں کی اکثر آبادی کے ساتھ اس کو ایک مواقع سرمایہ کاری کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اور یہ ثابت ہوسکتا ہے۔ تاہم نوجوانوں کی اصل ضرورتوں اور فلاح و بہبود کو نظر انداز کرنا ملک کے لئے تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے۔
یوتھ ڈویلپمنٹ انڈیکس (وائی ڈی آئی) کی تازہ رپورٹ میں پاکستان کو 183 ملکوں میں سے 154 نمبر پر ہے۔ یوتھ ڈویلپمنٹ انڈیکس تعلیم، روزگار اور شراکت سمیت تین بڑے جہتوں میں نوجوانوں کی ترقی کا اندازہ کرتا ہے۔ پاکستان دس سب سے کم درجہ غیر ترقی یافتہ ممالک میں شامل ہے۔ اس کی وجہ اس حقیقت YDI واحد غیر افریقی ملک ہے جو اس سے منسوب کی جاسکتی ہے کہ ملک میں زیادہ تر نوجوان تقریباً 57% بے روزگار ہیں اور وہ بھی ملازمت خواہاں نہیں ہیں۔ مزید برآں پاکستان میں صرف 6% نوجوان تعلیم کے پہلے 12 سالوں سے آگے تعلیم حاصل کرتے ہیں جبکہ 29% مکمل طور پر ناخواندہ ہیں۔
ملک میں ایسے وسائل کی کمی ہے جو زندگی میں صحت مند نوجوانوں کو معلومات اور صلاحیتوں تک رسائی کے انتخاب اور طرز عمل کو فروغ دے۔ وہ بلوغت، حیض، شادیوں، بچے کی پیدائش، بدسلوکی اور تشدد سے گزرتے اور صحت مند تبادلات، معلومات اور خدمات وغیرہ کی عدم موجودگی میں نقصان دہ اصولوں اور طریقوں سے تقویت پاتے ہیں، شادیوں سے پہلے اور باہر تولیدی صحت کے وسائل کے آس پاس بے حد معاشرتی ممنوعات کو دیکھتے ہوئے، نوجوانوں کی تولیدی صحت کے مسائل پاکستان میں ایک انتہائی زیر تحقیق مسئلہ ہے۔ اور یہ نوعمر پیدائشوں اور بچوں کی شادی کے آس

پاس تولیدی صحت کے مسائل تک محدود ہے۔

نوجوانوں کی اتنی بڑی آبادی کے ساتھ، پاکستان کو ترقی کے لیے ایک منفرد موقع پیش کیا گیا ہے اور نوجوانوں پر مبنی تولیدی صحت سے متعلق حقوق اور پالیسیوں اور مداخلت میں سرمایہ کاری واضح طور پر امید افزا ہے۔

3.2 قومی وعدے۔

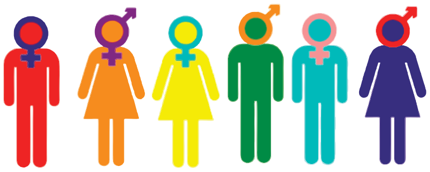

ICPD 1994 میں پاکستان دو خواتین رہنماؤں کی وجہ سے نمایاں تھا۔پہلی، ڈاکٹر نفیس صادق، ایک پاکستانی ڈاکٹر، صحت عامہ کے ماہر اور یو این ایف پی اے کے اس وقت کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کو آئی سی پی ڈی کا سیکرٹری جنرل مقرر کیا گیا تھا اور عالمی آبادی کی پالیسی کے حوالے سے عالمی ایجنڈے کے معمار کے طور پر جانا جاتا ہے۔جس نے دنیا بھر میں آبادی کی پالیسوں کو نئی شکل دی۔ دوسری، پاکستان کی نمائندگی اس ملک کی پہلی خاتون وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کی۔انہوں نے واضح طور پر ICPD ایجنڈے کی حمایت کی اور قومی پالیسیوں کو پروگرام آف ایکشن کے ساتھ منسلک کرنے کا عزم کیا۔

1990 کی دہائی کے اغاز سے ICPD، پاکستان میں زرخیزی کی شرح فی عورت 6 بچوں سے کم تھی حکومت کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی پہلے سے ہی ایک قومی ترجیح تھی۔نیشنل کمیٹی برائے زچگی صحت کا قیام حمل کے دوران زچگی سے ہونے والی اموات کی غیر معمولی تعداد سے نمٹنے کے لئے کیا گیا تھا۔اس کے ساتھ ہی منصوبہ بندی کی خدمات تک شرح 1998 میں بڑی کامیابی کے ساتھ، تاریخی، لیڈی ہیلتھ ورکرز (ایل ایچ ڈبلیو) پروگرام شروع کیا گیا تھا۔جس کے نتیجے میں شرح پیدائش کم ہو کر فی عورت 4.8 ہو گئی۔لیکن جلد ہی تولیدی حقوق کے ایجنڈے کو ملک کے بہت سے جغرافیائی سیاسی عوامل نے دھچکا لگا جس نے پاکستان میں تولیدی صحت کے اشاریے کے لئے مختص کی جانے والی سیاسی خواہش اور زرائع کو دوبارہ نمایاں کیا۔

تولیدی صحت اور حقوق سے متعلق وعدوں کے بین الاقوامی منظر نامے میں پاکستان اقوام متحدہ کے رکن ریاست کی حیثیت سے تین قانونی طور پر پابند کنونشن پر دستخط کرتا ہے۔جن میں اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق سے متعلق بینالاقوامی عہد نامہ (آئی سی ای ایس سی آر)، کے خاتمے کے کنونشن شامل ہیں۔ خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے تمام اقسام (سی ای ڈی اے ڈبلیو) اور اقوام متحدہ کے بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن (UNCRC) شامل ہے

پاکستان نے 2000 میں اقوام متحدہ کے اعلامیہ پر دستخط کیے جس میں SDGs کے بارے میں اطلاع دینے کے حصول کے لئے قومی پالیسیوں سے مقابلہ کرنے کا عہد کے گیا (SDGs) میں پائیدار ترقیاتی اہداف 2015 کا عہد کیا۔اور اس کے بعد ایف پی 2020 ایجنڈا کیا گیا تھا تا کہ 2030 تک صنفی مساوات سمیت تولیدی حقوق سے متعلق اہداف کو حاصل کیا جا سکے۔

سخت کوششوں کے باوجود، دو پہلو ایسے ہیں جن کی اکثر تولیدی صحت اور حقوق کے اشاریوں کے حصول میں حیرت انگیز قومی پیشرفت ہوئی۔ سب سے پہلے، تولیدی صحت اور حقوق ایک وسیع ایجنڈے کے لئے تشکیل دیتے ہیں جس میں متعدد پالیسیوں میں بیک وقت اور متوازی تبدیلیوں کی ضرورت ہوتی ہے جن میں صحت، تعلیم، نوجوانوں، فلاح و بہبود، سیاسی شرکت کے ساتھ ساتھ خاندانی قوانین اور مجرمانہ ضابطہ وغیرہ میں تبدیلی شامل ہے۔ پالیسیاں وضع کرنا اور اس وسیع میدان عمل میں ہونے والی پیشرفت کا اندازہ لگانا ایکمشکل کام ہے اور ترقیاتی شراکت داروں کے ساتھ دیگر صوبائی پالیسیوں اور امور کو اثر انداز ہوئے بغیر عملدرآمد کو یقینی بنایا گیا۔

دوم، تولیدی صحت اور حقوق کے امور معاشرے میں معاشرتی تانے بانے میں گہرائیوں سے جکڑے ہوئے ہیں۔ صنفی خیال کے تولیدی حقوق کے آس پاس کے سرپرست اصول اور ثقافتی پیراڈائز بچوں کی شادیوں، مانع حمل استعمال، پیدائش پر قابو پانے، فیصلہ سازوں کی حیثیت سے خواتین کی مرکزیت، چیلنج بیٹے کی ترجیح یا نوجوانوں کو ان کے تولیدی حقوق وغیرہ کے بارے میں جلد آگاہ کرنا جیسے ممنوعات جاری کرتے ہیں۔ ثقافتی بیانیے کو تبدیل کرنے کے طویل مدتی مداخلت کی ضرورت ہے۔

پاکستان مین تولیدی صحت اور حقوق سے متعلق پالیسی منظر نامہ اور انفراسٹرکچر ابھی مضبوط ہے اور بین الاقوامی سطح پر کیے گئے وعدوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ پالیسیوں کے حقیقی اثرات کو دیکھنے کے لئے وسائل کی مسلسل سرمایہ کاری، وکالت، تکنیکی مدد اور مہارت کی بھی ضرورت ہے خاص طور پر سن 2010 میں 18 ویں ائینی ترمیم کی منظوری کے بعد، حکومت کے کچھ اہم کام جن میں صحت اور آبادی کی بہبود کے شامل ہیں صوبوں کو منتقل کر دیا گیا۔ اس سے صوبوں کو ایک موقع فراہم کیا گیا کہ وہ اپنی آبادیاتی حقائق کے مطابق پالیسیاں مرتب کریں۔ ذیل میں ان پالیسیوں اور قانون سازی کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا گیا۔ جس نے پاکستان کی تولیدی صحت اور حقوق کے حالات پر گہرا اثر ڈالا۔

قومی ایس ڈی جی فریم ورک۔

فروری 2016 میں، پاکستان کی پالیمنٹ نے 2030 ایجنڈا کو قومی ترقیاتی ایجنڈے کے طور پر اپنانے کے لئے متفقہ قرارداد منظور کی۔ قومی اقتصادی کونسل (این ای سی)، ملک کی اعلیٰ ترین معاشی پالیسی بنانے والی فورم نے مارچ 2018 میں ایک جامع قومی ایس ڈی جی فریم ورک کی منظوری دی گئی ہے۔ یہ فریم ورک مقامی ضروریات کی بنیاد پر صوبوں اور وفاق کے زیر انتظام علاقوں کو ان کی ترقیاتی ترجیحات کا تعین کرنے میں رہنمائی کر رہا ہے۔ وزارتِ منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدام (ایم او پی اور ایس ائی) میں وفاقی سطح اور قومی سطح پر تعاون کرنے والے ادارے کی حیثیت سے نگرانی کرنے کے لئے ایک مخصوص ایس ڈی جی سیکشن تشکیل دیا گیا وفاقی اور صوبائی ایس ڈی جی یونٹوں کے قیام کے ساتھ، پاکستان نے نگرانی اور تشخیصی عمل کا آغاز کیا ہے جو ایس ڈی جی کے نفاذ کی حمایت کرنے کے لئے اہم ہیں۔ ادارہ جاتی ماحول کو فعال بنانے کے لیے، پارلیمنٹری ٹاسک فورس جو قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں ایس ڈی جی پر پیشرفت کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ ایس ڈی جی کے حصول کے لئے دو بنیادی ضروری کام جن پر توجہ کی ضرورت ہے۔ وہ غیرت کا خاتمہ اور صحت کی مکمل کوریج ہے۔ قومی SDGs کا فریم ورک اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ان بنیادی اشاریوں کو

حاصل کئے بغیر 2030 ایجنڈے کا حصول ناممکن ہے۔ 2019 میں احساس پروگرام شروع کیا گیا جس کے زریعے سماجی تحفظ، تحفظ کے دائرہ کار اور انسانی وسائل کی ترقی کا دائرہ بڑھایا گیا ہے اس پروگرام کے تحت پہلے سے جاری شدہ پروگرام بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت غریب خواتین کی معاونت کا دائرہ کار وسیع ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحت کی سہولت کے لئے صحت سہولت پروگرام بھی 2019 میں شروع کیا گیا تا کہ صحت کی ضرورت مندوں کو بیمہ کی سہولت میسر کی جائے اور ان پروگراموں کا مرکز ملک کے غریب ترین افراد ہیں تا کہ 2030 کے ایجنڈے کے اصول کے تحت کوئی بھی ترقی کے عمل میں پیچھے نہ رہے۔

آبادی کنٹرول پر قومی ایکشن پلان

جولائی 2018 میں، جب زیادہ صوبائی آبادی کی پالیسیاں منظور کی جا رہی تھیں ۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے آبادی میں اضافے پر آبادی کی ہنگامی صورتحال کا اعلان کرنے پر از خود اقدام اٹھایا اور بڑھتی ہوئی آبادی اور اس کے روک تھام کے پیش نظر موجودہ آبادی پر قابو پانے کے لئے ایک نیشنل ایکشن پلان مرتب کرنے کا حکم دیا گیا۔ فیڈرل ٹاسک فورس میں تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ، وزیر اعظم کی سربراہی میں ساتوں وفاقی وزراء شامل ہیں اور اس میں دیگر سرکاری اداروں اور سول سوسائٹی کے نمائندے شامل ہیں اس میں اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرم کی چیئر پرسن، قومی صحت کی خدمات کے سیکرٹری، صوبائی چیف سیکرٹری اور پاپولیشن کونسل کے کنٹری ڈائریکٹر اور پاپولیشن کے لیے اقوام متحدہ کے فنڈ برائے یواین ایف پی اے بھی شامل ہیں۔

ایکشن پلان کے مقاصد

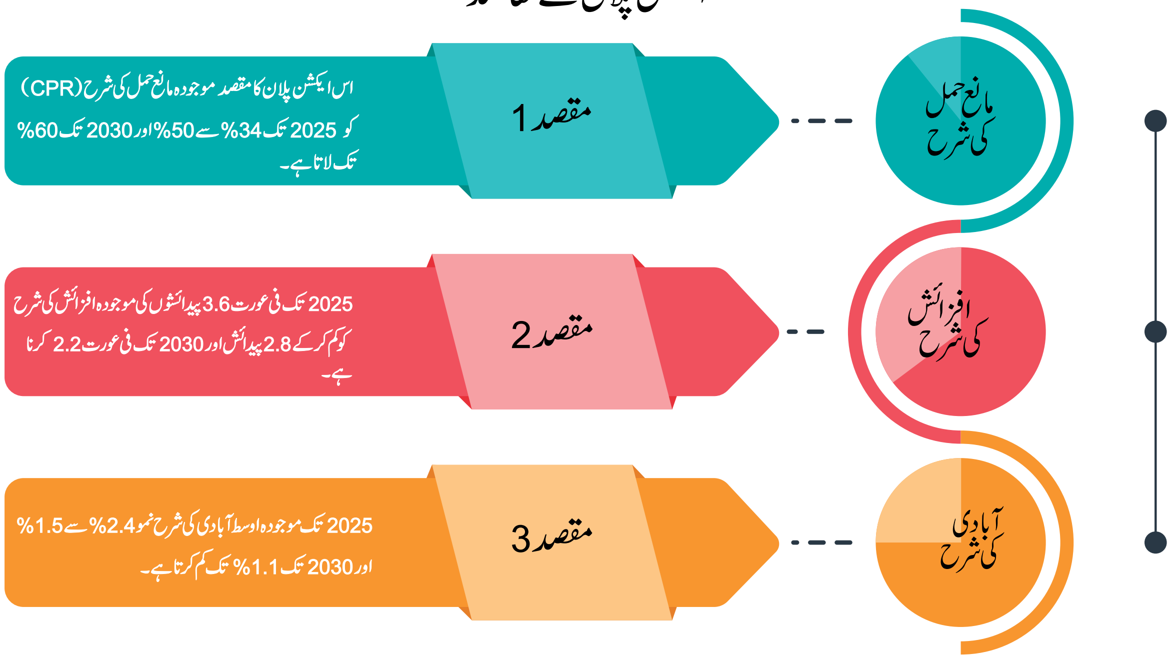

وزارت قومی صحت خدمات ریگولیشن اینڈ کوآرڈینیشن نے مشترکہ مفادات کونسل (سی سی آئی) اور فیڈرل ٹاسک فورس کے لیڈر کے ماتحت پیش کردہ سفارشات کے مطابق قومی ایکشن پلان مرتب کیا۔قومی ایکشن پلان کے ساتھ مالی انداز اور بجٹ میں مختص نئی آبادی کی پالیسی کے طور پر کام کیا جاتا ہے جو تمام صوبوں میں اپنایا اور نافذ کیا جاتا ہے۔

تجویز کو عمل درآمد کے ثبوت کے طور پر ٹائم لائنز، بجٹ، آؤٹ پٹ CCI ایکشن پلان عملدرآمد کے ثبوت کے طور پر ہر ایک کے ساتھ نافذ کرنے کے لئے ضروری اقدامات کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ ایکشن پلان اور کسی خاص عمل کے نفاذ میں شامل دیگر اسٹیک ہولڈرز کو انجام دینے کے لئے دوبارہ زیر کفالت تنظیم کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔اس ایکشن پلان کا مقصد میں موجودہ مانع حمل کی شرح (سی پی آر) کو 2025 تک 34% سے 50 % اور 2030 تک 60% تک لاتا ہے۔ 2025 تک فی عورت 3.6 پیدائشوں کی موجودہ افزائش کی شرح کو کم کر کے 2.8 پیدائش اور 2030 تک فی عورت 2.2 کرنا ہے۔ 2025 تک موجودہ اوسط آبادی کی شرح نمو 2.4% سے 1.5% اور 2030 تک 1.1% تک کم کرتا ہے۔

ایکشن پلان مین تولیدی صحت اور حقوق کے دیگر شعبوں جیسے بچوں کی شادیوں سے متعلق نافذ قانون سازی، زندگی کی مہارت کی بنیادی تعلیم۔اس ایکشن پلان کو صوبوں میں سخت رپوٹنگ کے ساتھ ں نافذ کیا جانا ہے اور اس CCI کے زریعہ کی جائے۔

صوبائی پالیسی برائے نوجوانان۔

پاکستان نے 2008 میں ایک نوجوانوں کی پالیسی تیار کی تھی، تاہم، دو سال بعد 18 ترمیم کی وجہ سے، صوبائی حکام کو قومی پالیسی میں انحراف کے بعد 2015 میں طے شدہ ترجیحی تعلقات کے مطابق نوجوانوں کی پالیسیوں پر ایک قومی فورم کا انعقاد کیا گیا جس میں چاروں صوبوں (پنجاب، سندھ، کے پی اور بلوچستان)، گلگت بلتستان، اور آزاد جموں و کشمیر کے نمائندوں نے اپنے نوجوانوں کی پالیسیاں پیش کیں خیبر پختونخوا کی یوتھ پالیسیوں کو بالترتیب 2012 اور 2016 میں منظور کیا گیا۔سندھ نے اپنی نوجوانون پالیسی کا آغاز 2018 میں یواین ایف پی اے اور سول سوسائٹی کی تنظیموں جیسے برگد اور سول سوسائٹی سپورٹ پروگرام کے تعاون سے تجدید عہد کے ساتھ کیا۔ ملک میں نوجوانوں کی ایسی پالیسیاں اہم ہیں جو نوجوانوں کی تولیدی صحت سے متعلق مسائل کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ یہ وسیع پیمانے پر مانا جاتا ہے کہ تولیدی صحت اور حقوق صرف ان نوجوان لوگوں کے متعلق ہیں جو شادی شدہ ہیں، لہذا، آبادی اور صحت کی پالیسیاں اور پروگرام غیر شادی شدہ نوجوانوں سے متعلق معلومات اور خدمات پر اکثر انحصار کرتے ہیں لہذا، اس پہلو کو حل کرنے کے لئے جو پالیسیاں نوجوانوں کے لئے مخصوص ہیں وہ بہت اہم ہیں اگر چہ، خاص طور پر نوجوانوں کی تولیدی صحت کے مسائل کی طرف توجہ نہیں دی جارہی، لیکن بیشتر صوبائی پالیسیاں زندگی کی مہارتوں پر مبنی تعلیم کی فراہمی، نوجوانوں کے لئے مشاورتی ہیلپ لائنوں اور صحت کی خدمات میں انضمام کی ضرورت پر توجہ دیتی ہیں۔ یہ ایسے اہم وعدے ہیں جن پر ایسے پروگرام متعارف کرائے جاسکتے ہیں جو نوجوانوں کی معلومات اور خدمات کی ضروریات کونسل نو کی صحت اور حقوق سے متعلق پورا کر سکتے ہیں۔ تاہم، نوجوانوں کے امور کے بارے میں مربوط و وفاقی انتظامی اختیار کی عدم موجودگی میں۔ فی الحال، نوجوانوں کی پالیسیاں پنجاب میں "نوجوانوں کے امور، کھیل، آثار قدیمہ اور سیاحت "بلوچستان میں "ماحولیات، کھیل اور نوجوانوں کے امور"، " کھیلوں، سیاحت، ثقافت، آثار قدیمہ، میوزیم اور یوتھ کی صوبائی محکموں

"کے ذریعہ تیار کی گئی ہیں" کے پی میں، سندھ مین یواین ایف پی اے کی مدد سے کھیلوں اور نوجوانوں کے اُمور کی پالیسیاں تیار کی گئی ہیں صوبوں میں پالیسیوں کو مکمل طور پر نافذ کرنے کے لیے، اسے آبادی کی دیگر پالیسیوں اوراور پروگراموں کے ساتھ مربوط ہونا چاہئے اور ساتھ ہی اسے 2030 کے ایجنڈے کے ایک اہم پہلو کے طور پر بھی دیکھا جانا چاہیئے۔نوجوانوں کی زیرِ قیادت تنظیمیں اور گروپ مقامی سرکاری اداروں سول سوئٹی کے دیگر ممبروں کے ساتھ اس طرح کے انضمام کو یقینی بنانے کے لئے وکالت اور تعاون میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں اور نوجوانوں کی پالیسیوں کو ملک میں نوجوانوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے درکار بجٹ مختص کیا جائے۔

قومی تعلیمی پالیسی۔

پاکستان میں نئی حکومت کے پہلے 100 دن کے منصوبوں کے حصے کے طور پر 2018 میں وزارت تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کی وزارت کے زیر اہتمام ایک نیشنل ایجوکیشن پالیسی فریم ورک کا آغاز کیا گیا تھا۔اس فریم ورک میں تعلیم کے شعبے میں چار اہم شعبوں کی نشاندہی کی گئی ہے جس میں معیاری تعلیم کو بہتر بنانا، اسکول سے بچوں کا اندراج، نوجوانوں میں مہارتوں کی نشونما اور یکساں تعلیمی نظام متعارف کروانا شامل ہے۔

فریم ورک کے ایک حصے کے طور پر اور تعلیم کے شعبے کے لئے چاروں ترجیحی شعبوں میں اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک واحد قومی نصاب (ایس این سی) قائم کیا جاتا ہے جو تمام صوبوں میں نافذ کیا جائے گا۔زندگی کی مہارتوں پر مبنی تعلیم کو قومی نصاب کونسل کے ذریعہ سنگل قومی نصاب کی ترقی میں نمایاں خصوصیت کے طور پر شامل کیا گیا۔

زندگی کی مہاتوں پرمبنی تعلیم عالمی سطح پر تولیدی صحت اور حقوق کے پیکج کا ایک اہم پہلو ہے اور نوجوان لوگوں کی صحت اور فلاح و بہبود میں سرمایہ کاری کرنے کا ایک انتہائی اہم شعبہ ہے۔ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) کے مطابق، زندگی کی مہارتوں کو مثبت طرز عمل کی صلاحیتوں سے تعبیر کیا جاسکتا ہے جو افراد کو روزمرہ کی زندگی کے مطالبات اور چیلنجوں سے موثر انداز میں نپٹنے کے قابل بناتا ہے۔

ڈبلیو ایچ او کے محکمہ برائے دماغی صحت نے پانچ اہم شعبوں کی نشاندہی کی ہے جن کا اطلاق ثقافتوں اور ترتیبات میں کیا جا سکتا ہے تاکہ بچوں، نوعمروں اور نوجوانوں کی صحت اور فلاح و بہبود کے فروغ کے لیے زندگی کی مہارت پر مبنی اقدامات کو فروغ دیا جا سکے، یہ ذیل میں درج ہیں:

LSBE کے اس فریم ورک کی بنیاد پر، یو این ایف پی اے کے تعاون سے قومی نصاب کونسل گزشتہ دو سالوں سے سنگل قومی نصاب، ثقافتی اور مقامی طور پر زندگی کی مہارت پر مبنی تعلیم کے ماڈیولز میں شامل ہونے کے لیے کام کر رہی ہے۔ اس عمل کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے اور ایل ایس بی ای ماڈیولز کو شامل کرنے والی کلاس 1 سے 5 کے لیے یکساں نصاب تیار کیا گیا ہے۔ اس نصاب میں بات چیت کرنا، نفسیاتی امور کو شامل کرنا، نوجوانوں کے لیے قابل اعتماد بالغوں سے معلومات حاصل کرنے کے طریقے تلاش کرنا اور صحت مند طرز عمل تیار کرنے کی راہداری ہے جو آخر کار تولیدی صحت سمیت ان کی ہر طرح کی فلاح و بہبود میں موثر ہے۔ حکومت ستمبر 2020 کے آخر تک ایس این سی شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اکتوبر 2020 تک شائع ہونے والی کتابیں، اساتذہ کو LSBE کے رہنما خطوط پر تربیت دی جائے گی اور یہ نصاب 2021 میں پاکستان میں شروع کیا جائے گا۔ ثانوی عمل کے لیے دوسرے اور تیسرے مرحلے میں بعد میں تیار کیا جائے گا۔

قومی قانونی سازی۔

ورک پلیس ایکٹ 2010 میں خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ۔
یہ ایکٹ پالیمنٹ نے منظور کیا تھا جس کے مطابق تنظیمیں اپنے کام کی جگہوں پر ضابطہ اخلاق قائم کرنے اور ان پر عمل درآمد کرنے کی پابند ہیں۔ کسی بھی ناپسندیدہ جنسی نوعیت کی درخواستوں یا جنسی نوعیت کے دیگر زبانی یا جسمانی طرز عمل کی درخواستوں یا دھمکی آمیز، معاندانہ یا جارحانہ رویہ جس سے جنسی طور پر ہراساں کیا جائے، کام میں مداخلت کا باعث بنتا ہے۔ اس قانون کے تحت تمام سرکاری اور نجی تنظیموں سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ داخلی ضابطہ اخلاق اپنائیں جس کا مقصد ایک محفوظ کام کرنے کا ماحول قائم کرنا ہے، جس میں تمام کام کرنے والے خواتین کے لیے خوف و ہراس سے پاک ماحول میسر ہو۔ یہ قانون آجروں کو ہراساں کرنے سے متعلق شکایت کی تحقیقات کے لیے انکوائری کمیٹی تشکیل دینے کا پابند کرتا ہے۔ کام کی جگہ پر جنسی طور پر ہراساں کیے جانے والے متاثرین اپنی شکایات وفاقی یا صوبائی حامی محتسب کو بھی بھیج سکتے ہیں۔

جنسی طور پر ہراساں کرنے والا فوجداری قانون (ترمیمی) ایکٹ 2010۔
کام کی جگہ کا ایکٹ ہے خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کی روشنی میں پاکستان فوجداری ضابطہ دفعہ 509 کی ایک ترمیم منظور کی گئی جس کے تحت جنسی طور پر ہراساں کرنے کی تعریف کو وسیع کیا گیا ہے تاکہ عوامی مقامات پر خواتین کو ہراساں کرنے والوں کو مؤثر طریقے سے مجرم قرار دیا جا سکے۔ اس قانون میں ان کی اصل حصوں کو جگہ دی گئی ہے جو کچھ شرائط کی وضاحت کرنے میں مبہم تھے جیسے خواتین کی 'بدعنوانی کی خلاف ورزی جیسے مذکورہ بالا قانون سے متعلق سیکشنز وغیرہ

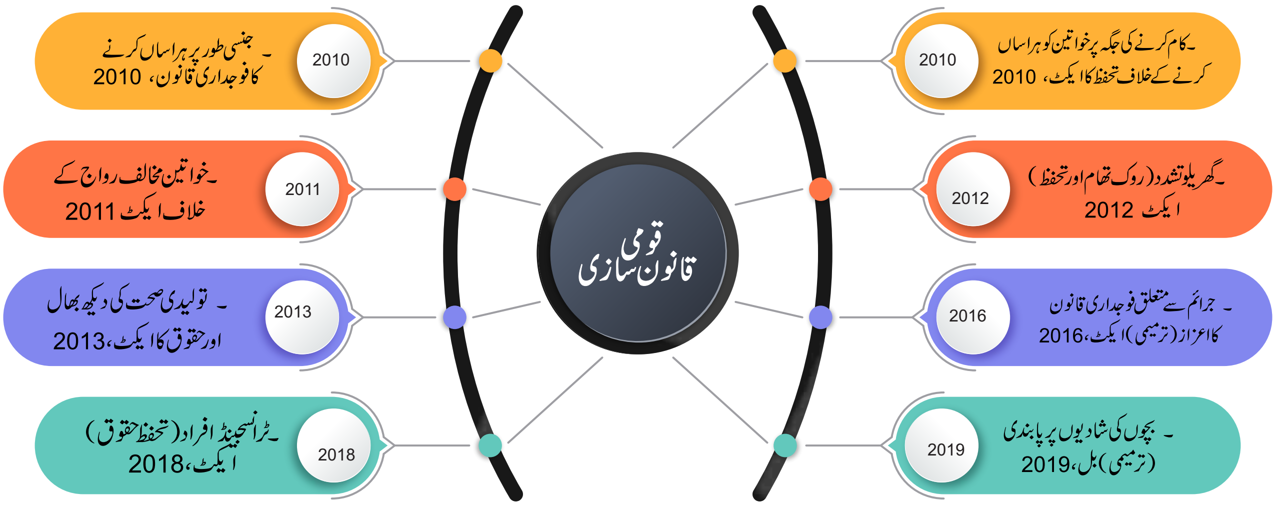

خواتین مخالف طریقوں کی روک تھام فوجداری قانون (تیسرے ترمیم) ایکٹ 2011۔

خواتین مخالف طریقوں کی روک تھام کا قانون پی پی سی میں ترمیم کرتا ہے، جس میں پی پی سی کے اندر متعدد جرائم بھی شامل ہیں جنھیں روایتی رواج سمجھا جاتا ہے۔اس میں تنازعہ کے حل کے لیے خواتین کے تبادلے پر پابندی سے متعلق موجودہ شق میں توسیع کی گئی ہے تاکہ ونی اور سوارا جیسے رواجوں کو روکا جائے ۔شامل کردہ نئے حصوں میں خواتین کو ان کی جائیداد وراثت سے محروم کرنے کی ممانعت شامل ہے۔خواتین کی جبری شادیوں ؛اور ایک عورت کی شادی قرآن مجید سے ہونا۔ یہ ترامیم ان لوگوں کو نشانہ بناتی ہیں جو خواتین کو ایسے حالات میں مجبور کرتی ہیں انہیں یا ان کے حقوق سے محروم کرتے ہیں یا ان کو اپنی مرضی کے خلاف مجبور کرتے ہیں۔مزید یہ کہ صوبائی حکومت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ عصمت دری کے معاملات میں دی جانے والی سزا کو مطعل ،ترسیل یا کمنٹ نہ کرے۔مزکورہ بالا جرائم کی سزا زیادہ سے زیادہ 10 سال اور کم سے کم 3 سال تک ہے۔جرمانے کی رقم دس لاکھ سے لے کر پانچھ لاکھ تک ہے۔

گھریلو تشدد (روک تھام اور تحفظ) ایکٹ، 2012۔

گھریلو تشدد ا یکٹ خواتین اور بچوں اور خواتین کے علاوہ ، یہ گھر میں گود لینے ، ملازمت اور گھریلو ساتھیوں کو بھی تحفظ فراہم کرتا ہے۔اس قانون میں گھریلو تشدد کو جسمانی ،جنسی یا ذہنی اذیت طاقت کا استعمال، ہراساں کرنے ،قید اور معاشی یا مالی وسائل سے محروم رکھنے کی کاروائیوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

عدالت کو شکایت موصول ہونے کے سات دن کے اندر سماعت کی پہلی تاریخ طے ہوئی ہے اور سماعت کی اگلی تاریخ 30 دن کے اندر طے کرنی ضروری ہے۔ جبکہ درخواست 90 دن کی مدت میں نمٹا دی جانی چاہیئے۔ تیز رفتاری کا عمل اس بات کا اشارہ ہے کہ یہ بات بہت اہم ہے کہ گھریلو تشدد ایک خطرناک صورتحال ہے اور اسی کے مطابق اس پر بھی توجہ دی جانی چاہیئے۔ اس قانون کے تحت عدالت کو تحفظ کے احکامات کو منظور کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جس میں ملزم کو مزید تشدد کی کاروائیوں سے روکنے اور متاثرہ کے ساتھ کسی بھی شکل میں بات چیت کرنے کی کوشش کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

میں پیش کیا گیا ہے لیکن سخت مخالفت کی وجہ سے اسے منظور نہیں کیا گیا۔

تولیدی صحت کی دیکھ بھال اور حقوق ایکٹ 2013۔

تولیدی صحت کی دیکھ بھال اور حقوق سے متعلق ایک نجی بل کو اجتماعی طور پر قومی اسمبلی میں منظور کیا گیا تا کہ آئین اور CEDAW کے تحت کیے گئے وعدوں کے مطابق تولیدی صحت کی دیکھ بھال کو فروغ دیا جا سکے۔

قانون سازی میں کہا گیا ہے کہ حمل اور پیدائش سے متعلق پیچیدگیاں بالغ خواتین کے لئے اموات اور بیماری کی سب سے بڑی وجوہات میں سے ہیں لہٰذا اس موضوع پر کوئی قانون نافذ کرنا مناسب ہوگا۔ یہ بل CEDAW سے وابستگی اور تولیدی صحت کی دیکھ بھال کے کم سے کم معیارات پر

قریبی غور وفکر سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ افراد اور خاندانوں کی ذہنی اور جسمانی صحت اور فلاح و بہبود کے بارے میں شعور بیدار کرنے اور صارفین کو مکمل، آزاد اور باخبر رضامندی کی بنیاد پر تمام فیصلے کرنے کی اجازت دینے کے لئے تولیدی صحت کی دیکھ بھال سے متعلق معلومات فراہم کرنے کا حکم دیتا ہے۔اس سے والدین کی ذمہ داری کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، جو والدین کے اساتذہ کی حیثیت سے حق کو یقینی بناتا ہے۔اور ثانوی اور اعلی ثانوی اسکول کی سطح پر نصاب میں تولیدی صحت کی تعلیم کو بطور زندگی کی مہارت شامل کرتا ہے۔مزید برآں یہ تسلیم کرتا ہے کہ ایک جوڑے کو یہ معلومات حاصل کرنے کا حق ہے کہ وہ اپنے کنبے کی شروعات یا منصوبہ بندی کرے جس میں وقفہ کاری، وقت اور بچوں کی تعداد شامل ہے اس ایکٹ کے مطابق، ان لوگوں کے قانونی کاروائی کی جاسکتی ہے جو آر ایچ آر کے بارے میں وہ معلومات پھیلاتے ہیں جو مناسب سائنسی ثبوتوں پر مبنی نہیں ہوتے اور خدمت فراہم کرنے والوں کے لائسنس بل میں بیان کردہ معیار اور رسائی اقدامات کی عدم موجودگی میں منسوخ ہوسکتے ہیں۔فی الحال، آر ایچ آر ایکٹ صرف وفاقی دارالحکومت میں لاگو ہے اور اسے سندھ اسمبلی نے 2019 میں منظور کیا تھا۔اگرچہ اس پر ابھی بھی کے پی اسمبلی میں بحث جاری ہے اور پنجاب میں اس طرح کے بل مسودہ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

آنر کرائمز کریمنل لا (ترمیمی) ایکٹ 2016۔

پاکستان نے ایک نوآبادیاتی قانون اپنایا تھا جو بنیادی طور پر 19 ویں صدی میں برصغیر میں ستی جیسے رسم ورواج کو ختم کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ غیرت کے نام پر قتل کے مقدمات بنیادی طور پر اس قانون کے تحت چلائے گئے تھے جس کے تحت قانون نے ایک شوہر کو "سنگین اور اچانک اشتعال انگیزی" کا جزوی دفاع فراہم کیا تھا جس نے زنا کار بیوی کو قتل کیا تھا۔اس کے بعد سے اس قانون میں بہت ساری ترامیم کی گئیں ہیں جن میں پرووکیٹیشن' کو چھوڑ کر غیرت کے نام پر قتل کے معاملے کو قتل قرار دیا گیا ہے۔اس دفعہ کو 2004 میں ایک ترمیم میں نکالا گیا تھا، تاہم، متاثرہ افراد کے لواحقین کی طرف سے معافی مانگنے کے بارے میں ججوں اور دیگر افراد کے متضاد نظریات تھے جو مقدمات میں نرمی کے لیے استعمال ہوئے تھے۔

2016 کی ترمیمی ایکٹ نے اس خامی کو منسوخ کردیا جس کے تحت غیرت کے نام پر قتل کے مرتکب افراد کو اہل خانہ کے دوسرے ممبر سے اس جرم کے لئے معافی مانگ کر سزا سے بچنے کی اجازت دی گئی، اور اس طرح قانونی طور پر معافی مانگی گئی۔اس کے علاوہ، اس ایکٹ نے غیرت کے نام پر قتل وغارت ہونے والے جرائم کے الزام میں 14 سال قید کی سزا بھی قائم کردی۔تاہم پاکستان میں غیرت کے نام پر قتل خاندانی افراد کے ذریعہ کیا

جاتا ہے، لہذا زیادہ تر معاملات کا مقدمہ درج نہیں کیا جاتا ہے اور چونکہ اسے بھی ریاست کے خلاف جرم قرار نہیں دیا جاتا ہے، لہذا متاثرہ افراد سے غیر متعلقہ لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔۔

ٹرانسجینڈر افراد (حقوق کا تحفظ) ایکٹ 2018۔

ٹرانسجینڈر پرسنز پروٹیکشن بل نو سال بعد منظور ہوا۔ قانون کے تحت ٹرانسجینڈر لوگوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی تمام سرکاری دستاویزات کو اپنی شناخت شدہ صنف کے مطابق تبدیل کریں اور دوبارہ جاری کریں، اور یہ ایکٹ کسی بھی طبی یا تشخیصی تقاضوں کے بغیر صنفی شناخت کو قانونی طور پر تسلیم کرنے کا بندوبست کرتا ہے۔ اس قانون میں تعلیمی اداروں، صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والوں، نقل و حمل کی خدمات فراہم کرنے والوں یا کسی بھی نجی کاروبار یا خدمت فراہم کنندہ کے ذریعے ٹرانسجینڈر شہریوں کے خلاف کسی بھی طرح کے امتیازی سلوک پر واضح طور پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس میں خطرہ محسوس کرنے والے ٹرانسجینڈر شہریوں کے لئے حکومت کے زیر انتظام تحفظ مراکز کے قیام کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ مزید برآں، یہ ٹرانسجینڈر شہریوں کو ان کے وراثت کے حق کی ضمانت دیتا ہے جو اکثر اسلامی قانون کی کچھ تشریحات کے تحت متنازعہ ہوتا ہے۔ عوامی دفتر، اسمبلی، عوامی مقامات اور متعدد دیگر مخصوص حقوق تک رسائی حاصل کرنے کے لئے مشتعل ٹرانسجینڈر لوگ وفاقی محتسب، خواتین کی حیثیت کے لئے قومی کمیشن (این سی ایس ڈبلیو) اور انسانی حقوق کے لئے قومی کمیشن (این سی ایچ آر) میں شکایات درج کر سکتے ہیں۔

یو این ایف پی اے نے ٹرانسجینڈر افراد کے حقوق کے تحفظ ایکٹ 2018 کے تحت عمل درآمد کا مسودہ تیار کرنے میں انسانی حقوق اور اقلیتوں کے امور (ایچ آر ایم اے) کو تکنیکی مدد فراہم کی۔ صوبائی سطح پر قانون سازی کو نافذ کرنے اور قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے حکومت کی حمایت کرنے کی کوشش جاری ہیں۔

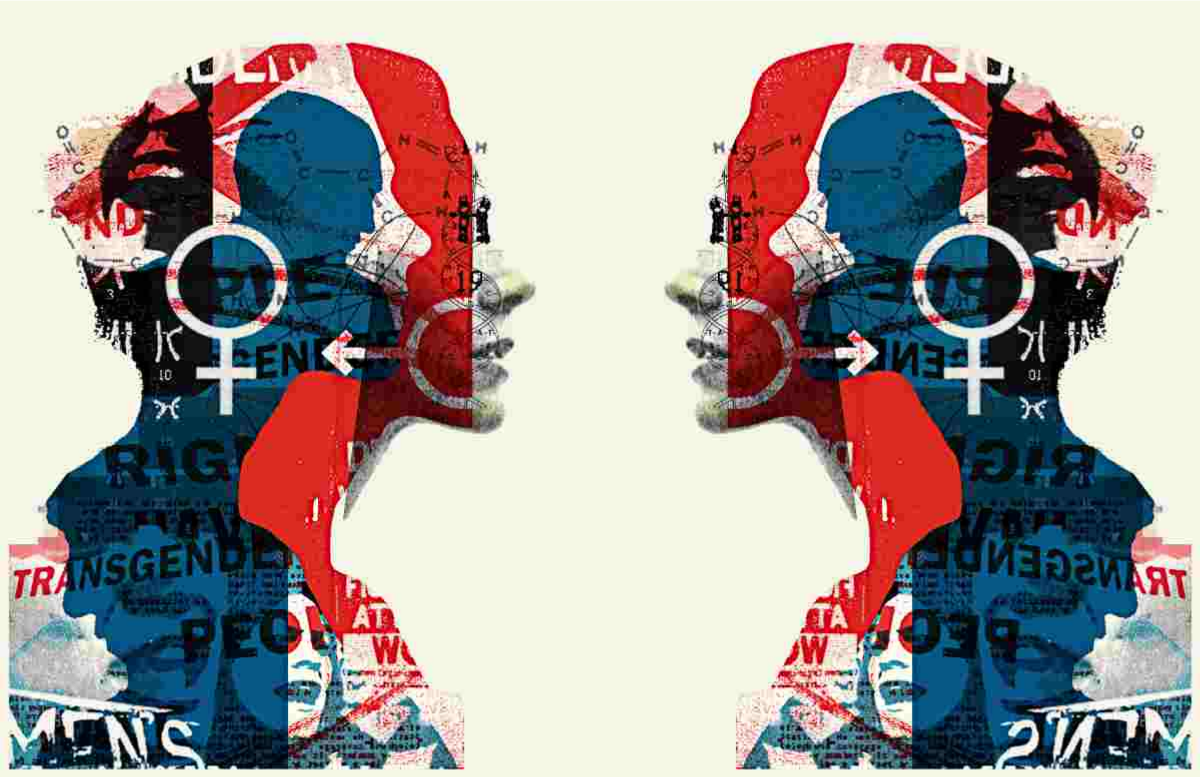

چائلڈ میرج ریسٹرینٹ (ترمیمی) بل، 2019۔

بچوں کی شادیوں پر بل کو پہلی بار 1927 مین قانون سازی کے دائرے میں منتقل کیا گیا تھا۔ اس میں شادی کے معاہدے کے لئے کم سے کم عمر کو اپنانے کی تجویز پیش کی گئی اور سرپرستوں کو نکاح میں شامل ہونے پر جرمانہ عائد کیا گیا۔ لڑکیوں کی شادی کی عمر 16 سال اور لڑکوں کے لئے 18 سال مقرر کی گئی تھی۔ تاہم قانون بمشکل سزا ہے جہاں سزا صرف 1000 روپے جرمانہ تھی اور ایک ماہ قید۔ یہی وہ قانون ہے جو آج بھی بیشتر پاکستان یعنی بلوچستان اور کے پی میں لاگو ہے۔

بالترتیب 2013 اور 2015 میں سندھ اور پنجاب میں چائلڈ میرج اگریمنٹ ایکٹ میں ترمیم کی گئی تھی۔ سندھ میں، قانون 18 سال مرد اور خواتین دونوں کے لئے شادی کی کم سے کم عمر تعین کرتا ہے۔ جس کی خلاف ورزی پر جرم نا قابل ضمانت ہے پنجاب میں ترمیم کرنے والے قانون میں والدین اور/یا نابالغ کے سرپرستوں کے لئے سخت سزا تجویز کی گئی ہے۔ تاہم، اس ایکٹ میں لڑکیوں کی شادی کی کم از کم عمر 16 سال اور لڑکوں کے لئے 18 سال برقرار ہے۔

چائلڈ میرج ریسٹرینٹ (ترمیمی) بل 2019 کی کوشش ہے کہ شادی کی عمر کے لئے ایک قومی معیار طے کیا جائے جو ہر ایک کے لئے 18 سال ہو اور نکاح کے لئے سی این آئی سی کو لازمی قرار دے۔ اس معاشرے کے دوسرے بزرگوں جیسے نکاح خواں اور نکاح رجسٹرار کو بھی والدین اور سرپرستوں کے علاوہ وخلاف ورزی کی صورت میں ذمہ دار قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تاہم مختلف اسٹیک ہولڈرز کی بہت سی کوششوں کے باوجود ، ملک بھر میں لڑکیوں اور خواتین کے لئے پیدا ہونے والی سنگین خلاف ورزیوں اور صحت سے متعلق نتائج کو سمجھنے اور ان کے لیے کوششوں کے باوجود یہ بل ملک بھر میں ایک قانون سازی کی حیثیت سے منظور ہونا باقی ہے۔

3.3 اہم اسٹیک ہولڈرز

مذکورہ پالیسی کا منظر نامہ پاکستان میں پروگرام، منصوبوں اور مداخلتوں کے ایک بڑے اور پیچیدہ انفراسٹرکچر کے ذریعہ منعقد کیا گیا ہے جس میں متعدد اسٹیک ہولڈرز شامل ہیں جن میں اقوام متحدہ کی ایجنسیوں، تحقیقی ادارے، سول سوسائٹی اور انسانی حقوق کے محافظ شامل ہیں جن میں این جی اوز۔ نجی شعبے اور سب سے اہم عوام اور حکومت سمیت متعدد شراکت کار شامل ہیں۔ تولیدی صحت اور حقوق کو برقرار رکھنے میں ان اہم شراکت کاروں کی ترجیح اور ان کی انوکھی شراکت کو سمجھنا ضروری ہے۔ ذیل میں کلیدی اداروں کی ایک فہرست دی گئی ہے جو کہ ملک میں تولیدی صحت اور حقوق کے حوالے سے اہم کردار ادا کر رہے ہیں:

UN AGENCIES

GOVERNMENT

GOVERNMENT

NGOs

- Population Council
- Rahnuma - Family Planning Association of Pakistan
- Aahung
- Idara-e-Taleem-o-Agahi (ITA)
- Awaz-CDS
- Marie-Stopes Society
- Heart File

YOUTH GROUPS

- Kafka Welfare Organization
- Young Omang Pakistan
- Youth Advocacy Network

سرگرمی 01.

اپنی ماں کی طرح/بوڑھے شخص کے ساتھ بیٹھ کران کی تولیدی صحت کے سفر کے بارے میں ان کا انٹرویو کریں۔کیا اس کی شادی، ولادت میں انتخاب، صحت کی دیکھ بھال تک رسائی، لڑکی اور بچے کے امتیازی سلوک کا کوئی تجربہ، تجربہ کار تشدد وغیرہ؟ کیا وہ کبھی بھی کسی سے معلومات یا خدمات حاصل کرنے میں مدد کے لئے پہنچی؟ اگر اپ یہ انٹرویو کرنے کے قابل نہیں ہیں تو، براہ کرم غور کریں اور لکھیں آپ یا ان کے لئے ایسا کیوں ممکن تھا۔

سرگرمی 02.

آبادی کونسل کے اشتراک سے یو این ایف پی اے کے زریعہ مرتب کردہ نوجوانوں اور نوجوانوں کی تولیدی صحت کے صورتحال کے تجزیے میں گہرائی سے غوطہ لگا کر اپنے مخصوص صوبوں میں نوجوانوں اور تولیدی صحت کی صورتحال کے بارے مین مزید معلومات حاصل کریں۔اس بارے میں مختصر لکھیں کہ آپ نوجوان لوگوں کی تولیدی صحت کے تجربات ہیں جو رپورٹ میں درج کیے گئے ہیں سے کتنا تعلق رکھتے ہیں۔

RESOURCES TO CHECK:

The Demographic and Health Surveys (DHS) Program collects, analyzes, and disseminates accurate and representative data on population and important reproductive health indicators through more than 300 surveys in over 90 countries. You can find updated surveys for Pakistan here: https://www.dhsprogram.com/Where-We-Work/Country-Main.cfm?ctry_id=31&c=Pakistan&Country=Pakistan&cn=&r=4

Capturing the Demographic Dividend in Pakistan published in 2017 by UNFPA https://pakistan.unfpa.org/sites/default/files/pub-pdf/2013_CapturingDemoDivPak_0.pdf

For a more details Reproductive Health Rights situation of Youth in Pakistan please check:

https://www.popcouncil.org/uploads/pdfs/2019RH_SituationAnalysisYouthPakistan.pdf

http://cappd.ca/wp-content/uploads/Parkistans-Reproductive-Healthcare-and-Rights-Act-2013.pdf

http://hdr.undp.org/sites/default/files/reports/2847/pk-nhdr.pdf

باب 04

تبدیلی کیلئے کام کرنا۔

یہ باب نوجوانوں کی زیرِ قیادت تنظیموں کو پاکستان میں تولیدی صحت کے حقوق کو بہتر بنانے اور بڑے ترقیاتی ایجنڈے میں شراکت کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ جو کہ پاکستان میں لاکھوں زندگیوں میں حقیقی تبدیلی لانے کا باعث ہے۔اس میں آپکو مخصوص مثالیں اور وسائل ملیں گے جو آپکو تبدیلی لانے کے لئے حکمت عملی واضح کرنے اور ترجیحات کا تعین کرنے میں مدد فراہم کرینگے۔جس سے پاکستان میں لاکھوں لوگوں کی زندگی میں بہتری آئے گی۔

4.1 کام کے تین شعبے

جیسا کہ ہم اُوپر بحث کر چکے ہیں کہ تولیدی صحت کے حقوق کا دائرہ کار بہت وسیع ہے جس میں صحت اور حقوق تک عالمی رسائی حاصل کرنے میں رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ بہت ترقی کے مواقع ہیں۔اس سلسلے میں وضع کردہ کسی بھی اقدام، پروگرام اور پالیسیوں کی کامیابی کے لئے نوجوان مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔شواہد کے باوجود تولیدی صحت اور حقوق کے مسائل نوجوانوں کو سب سے زیادہ متاثر کرتے ہیں اور یہ کہ پاکستان میں خاص طور پر جہاں نوجوان آدھے سے زیادہ آبادی رکھتے ہیں، ان کو اکثر ترقیاتی حکمتِ عملیوں میں نظر انداز کیا جاتا ہے (جیسے ہیلتھ وژن 2025 میں نوجوانوں کی اصطلاح کا بھی ذکر نہیں کیا گیا ہے) اور فیصلے کرنے والی میزوں پر شاذونادر ہی دیکھا جاتا ہے۔لہذا نوجوانوں کو اپنے حقوق کے لئے خود آواز اُٹھانی ہوگی۔

نوجوانوں کو اکثر تولیدی صحت اور حقوق سے متعلق کاموں میں اس خوف سے شامل نہیں کیا جاتا کہ نوجوانوں کو ان معاملات پر کافی معلومات یا تجربہ نہیں ہے لیکن زیادہ تر یہ صرف آپ کی زندگی کے تجربے پر توجہ دینے کی بات ہے۔آپ کے معاشرے میں موجود افراد کو نظر انداز کرنا جو پسماندہ ہیں آپ کے عقائد اور تعصّبات کو چیلنج کرتے ہیں اور اپنی زندگی اور آپ کی ساتھیوں میں تبدیلی کے لیے ان کو اور ایک نقطۂِ نظر میں ضم کرنے کا ایک راستہ تلاش کرنا ہے۔یہ ایک اچھا نقطۂِ آغاز ہوسکتا ہے جو تجسس اور فلیڈ کے ماہرین سے مزید معلومات حاصل کرنے کے مواقع کھول دے گا۔جیسے اس ماڈیول میں مرتب کردہ وسائل تخلیقی اور مثبت طریقوں سے بھرے ہوئے ہیں جو تولیدی صحت اور حقوق کے میدان میں بہترین بدلاؤ کی سمت کام کر سکتا ہے۔

بہت سارے طریقے ایسے ہیں جس میں نوجوان صحت مند اور پیداواری طریقوں سے متعلق اصولوں، پالیسیوں اور پروگراموں کو ترتیب دینے کے لئے شامل کئے جاسکتے ہیں جو ان کو متاثر کرتے ہیں ان میں مشغول ہوسکتے ہیں بذیل میں ہم ان حکمتِ عملیوں میں سے کچھ پر تبادلہ خیال کرتے ہیں:

آ گاہی میں اضافہ۔

نوجوانوں کے تولیدی صحت کے حقوق کے بارے میں لوگوں کو کیا جاننے کی ضرورت ہے؟

اگر چہ عالمی سطح پر صحت کے مباحثوں اور ترقیاتی ایجنڈے میں نوجوانوں کی تولیدی صحت اور حقوق کو تسلیم کیا جاتا ہے اور انھیں اہمیت دی جاتی ہے، جس پر پاکستان دستخط کنندہ ہے، جو مجموعی طور پر مقامی سطح پر نظر نہیں آتا اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں تولیدی صحت سے متعلق بہت سارے مضامین کو ممنوع سمجھا جاتا ہے، یا تولیدی امور سے متعلق معلومات کے حصول کے خیال سے بڑی شرمندگی محسوس کی جاتی ہے اور بعض اوقات معاشرے میں یہ سوچ ہوتی ہے کہ جیسے ہم بہت زیادہ جانتے ہیں۔ یہ ہماری زندگی کو پیچیدہ بنا دے گا یا اگر نوجوانوں کو ان کے حقوق کے بارے میں پتہ چل گیا تو وہ بزرگوں کی بات نہیں مانیں گے وغیرہ۔ اس طرح کی سوچ بہت نقصان دہ ہوسکتی ہیں اور ان معاشروں میں صحت کی خرابی اور نقصان دہ طریقوں کو پھیلاتی ہیں جو نوجوانوں کی زندگیوں ان کے مواقع تعلیم، روزگار اور خوشگوار زندگیوں کو متاثر کرتی ہیں۔

شعور بیدار کرنا۔

تبدیلی کو متاثر کرنے کا ایک طریقہ کار ہے جس کا مقصد لوگوں کی توجہ کسی خاص مسئلے پر مرکوز کرنا ہے اور ایک مخصوص مقصد کے حصول کے لیے اس کے بارے میں ان کے علم اور اس کی تفہیم میں اضافہ کرنا ہے۔ اس کا مقصد اکثر یہ ہے کہ رویے کی تبدیلی کو فروغ دیا جائے یا معاشرتی اصولوں کو بالآخر تبدیل کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ بیداری بڑھانے کو اکثر تکنیکی طور پر ابلاغ رائے سماجی اور رویے کی تبدیلی (BCC) کہا جاتا ہے۔ کسی خاص مسئلے کے گرد طرزِ عمل اور فیصلہ سازی کے انداز کو تبدیل کرنے کے لیے ابلاغ کے مختلف الات کا اسٹریٹجک استعمال بی سی سی ہے۔

کسی بھی خاص آ گاہی پروگرام میں استعمال ہونے والے مواصلات کے آلات کا انحصار برادری، ان کی زبان، ان کہانیوں اور لوگوں پر ہوتا ہے جس سے وہ سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں، معاشرے کے ممبروں میں میڈیا اور ٹیکنالوجی کا وسیع ہونا یہ اس بات پر بھی منحصر ہے کہ مطلوبہ تبدیلی انفرادی سطح پر ہے یا معاشرے اور معاشرتی سطح پر۔ مثال کے طور پر اگر مقصد یہ ہے کہ نوجوانوں میں جنسی تشدد کے حوالے سے رویے کو تبدیل کیا جائے تو سوشل میڈیا جیسے پلیٹ فارم کا استعمال کریں گے اور مثبت مردانہ ماڈل وغیرہ کو اُجاگر کرنے والے مواد تیار کریں گے۔ دوسری طرف اگر اس کا مقصد خواتین سے ہونے والی شادیوں جیسے معاشرتی اصولوں کی نشاندہی کرنا تھا تو آپ زیادہ تر روایتی میڈیا یا استعمال کریں گے

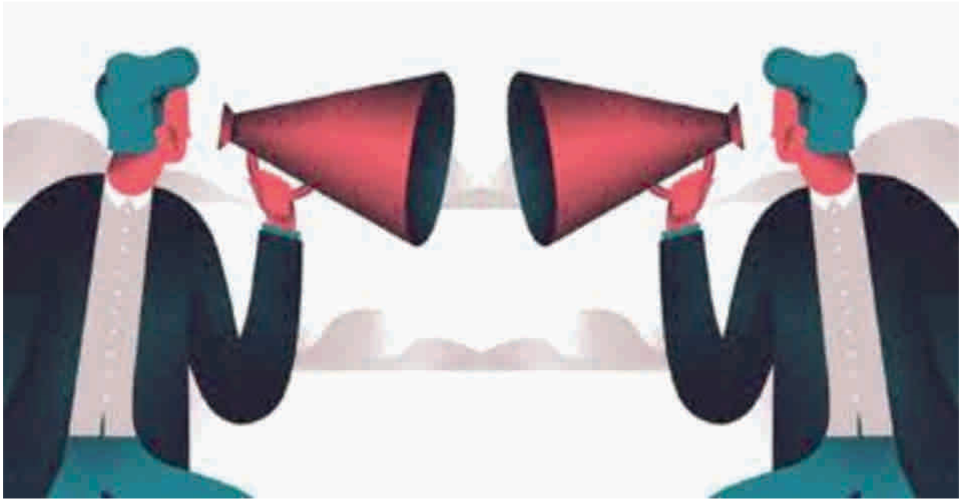

جو عوام دیکھتے ہیں اور ٹی وی ڈراموں اور تھیٹر کا استعمال ہر ایک پر بچوں کی شادیوں کے منفی اثرات کو ظاہر کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ سوسائٹی وغیرہ۔ نوجوانوں کو تولیدی صحت اور حقوق کے حوالے سے بی سی سی کی سرگرمیوں میں مختلف طریقوں سے شامل کیا جاسکتا ہے۔ ان سرگرمیوں میں پوسٹر، ہینڈ آوٹ، کتابچے، بروشرز، پبلیسٹی پرچے، ریڈیو براڈ کاسٹ، ٹی وی، ڈرامے اور تھیٹر وغیرہ شامل ہیں۔ موثر بی سی سی سرگرمیاں تیار کرنے کے لیے کچھ مفید نکات یہ ہیں:۔

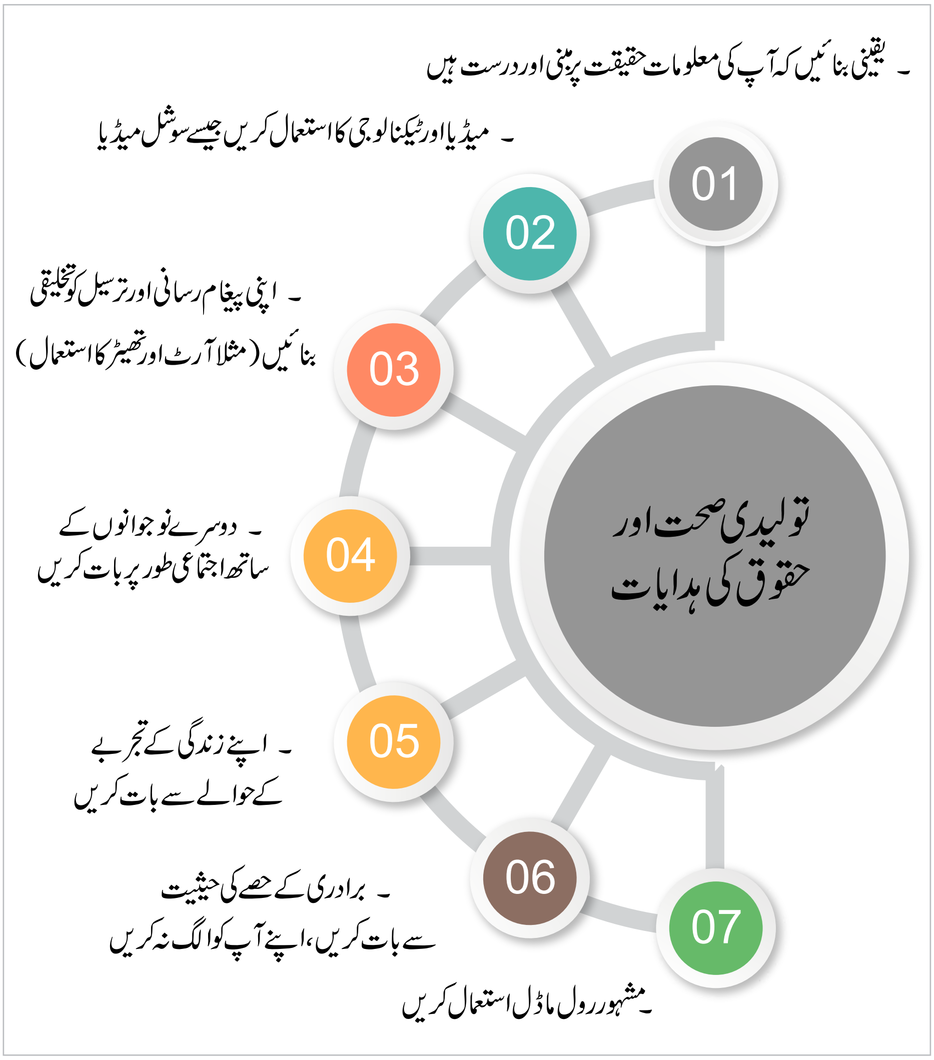

عکاسی

آپ کے معاشرے میں نوجوانوں کی تولیدی صحت اور حقوق سے متعلق سوچ کیا ہے؟ یہ سوچ آپ کی زندگی اور آپ کے ہم عمر ساتھیوں کو کس طرح متاثر کر رہی ہے؟ کیا آپ ان طریقوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جن سے آپ ان مسائل پر شعور اُجاگر کر سکتے ہیں؟

چیک کرنے کے لیے وسیلہ:

http://womendeliver.org/wp-content/uploads/2016/04/A_Toolkit_for _Young_Leaders.pdf

بدلتے ہوئے اقدار، طرزِ عمل اور رویے کسی بھی کام کا سب سے مشکل پہلو ہوتے ہیں۔ لیکن یہ کسی بھی طویل مدتی تبدیلی کا سب سے اہم سب سے زیادہ مؤثر اور دیرپا حصہ ہوتا ہے۔

لوگوں کی شمولیت۔

کس طرح زیادہ سے زیادہ نوجوان افراد اور ان کی برادریوں کو متحرک اور تولیدی صحت کے حقوق کو فروغ دینے میں مصروف کیا جا سکتا ہے؟ تعداد میں طاقت ہے۔

جس طرح سے کچھ مخصوص نظریات، معاشرتی اصولوں اور اقدار کو برقرار رکھا جاتا ہے یا اس کی حیثیت کو برقرار رکھا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ بہت سارے لوگ یا تو اس کی حمایت کر رہے ہیں یا بے خبر ہیں اور اسی وجہ سے اس کے بارے میں خاموش ہیں۔ اگرچہ شعور بیدار کرنے سے لوگوں کو معاشروں پر ان کے اثرات اور ان کے اثرات سے آگاہ کرنے میں مدد مل سکتی ہے، اور اس میں شامل افراد انہیں ان مسائل سے متعارف کروا سکتے ہیں۔ جب لوگوں کی کسی خاص مقصد کے لیے شامل کیا جاتا ہے تو اس سے سب کی مدد ہوتی ہے۔ شرکت کرنے والے افراد اور گروہ فیصلہ سازوں کی مدد کرتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کی ضروریات اور حقائق کو جانے اور اس کے مطابق وسائل کو تفویض کریں۔ اسی طرح سے جب لوگوں کو معلومات ہوتی ہیں اور وہ اپنے زیادہ علم کے ذریعے طاقتور ہوتے ہیں تو وہ اپنے علاقے میں مؤثر طریقے سے تبدیلی لانے کا باعث بنتے ہیں۔ یہ اُس وقت زیادہ ضروری ہو جاتا ہے جب ایسے مسئلے پر کام کیا جائے جو بہت عام فہم نہ ہو اور اُس کے لیے زیادہ تعداد میں لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس مقصد کو سمجھے اور اُسے اپنی اقدار کا حصہ بنائیں جیسے کہ تولیدی صحت اور حقوق۔

نوجوانوں کے زیرِ قیادت تنظیموں کی حیثیت سے ہمیں پہلے اور سب سے اہم دوسرے نوجوانوں کو ان برادریوں میں شامل کرنا ہوگا جن میں ہم رہتے ہیں اور ان میں کام کرتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ نوجوان ہماری آبادی کا ایک اہم حصہ ہیں اور وہ اپنی شناخت اور تجربات میں متنوع ہیں، نوجوانوں کو خوشحال کرنے کے متعدد فوائد ہیں۔ پہلا یہ کہ یکجہتی کو فروغ ملے گا اور نوجوانوں کی آواز مضبوط ہوگی۔ دوسرا، اس آواز کو ہر ایک کی نمائندگی اور انوکھے تجربات سے آگاہ اور متنوع بنایا جاسکتا ہے۔

دوسرے نوجوانوں کی مشغولیت دو الگ اور اکثر باہم منسلک حکمتِ عملی اختیار کرسکتی ہے: پہلا، ہمارے پروگراموں میں نوجوانوں کو نوجوانوں کی وسیع پیمانے پر پہنچنے کے لیے انھیں مطلع کرنے، تعلیم دینے متحرک کرنے کے لیے ان کا مشغول رہنا اکثر پیر ٹو پیر نیٹ ورک کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ ایسے نیٹ ورک کی ایک مثال UNFPA کا نوجوان لوگوں کے لیے پہل ہے جسے YP نیٹ ورک کہا جاتا ہے۔ انہوں نے تمام چھوٹی اور بڑی جماعتوں میں پیئر نیٹ ورکس تخلیق کرنے کے ذریعہ تخلیقی اور تفریحی بی سی سی طریقوں کے ذریعے RHR پر اعلی معیار کی تعلیم اور تربیت پھیلائی۔ دوسرا، برادریوں کے اندر نوجوان رہنماؤں کی شناخت اور ہم خیال افراد کے ساتھ قریبی شراکت میں ہر سطح پر پروگراموں، پالیسیوں اور منصوبوں پر اثر انداز ہونے کے لیے نوجوانوں کے نمائندوں کی حیثیت سے ان کی شمولیت کو با مقصد نوجوانوں کی شراکت کہا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر ہمیں مختلف تنظیموں میں نوجوانوں کی شرکت کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جس میں نوجوانوں کو پالیسی کی سطح پر فیصلہ سازی اور ذرائع کے نظم و نسق میں شامل کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے سب سے مضبوط مثال اقوامِ متحدہ کے سکریٹری جنرل کے لیے اقوامِ متحدہ کے یوتھ ایلچی کی تعیناتی ہے۔

پاکستان میں، جہاں نوجوانوں کی زیرِ قیادت زیادہ تر تنظیمیں بنیادی طور پر بوڑھے اور مرد نوجوانوں کے زیرِ اہتمام چلتی ہیں، وہاں آپ کے نیٹ ورک میں لڑکیوں اور جوان خواتین کے معنی میں ساتھ ساتھ تنظیم میں فیصلہ سازی کی سطح پر بھی شامل ہونا بہت ضروری ہے۔ نوجوان خواتین کو شامل کرنا اکثر کام کے لیے ساکھ، انوکھا اور گہرا نقطہِ نظر لاتا ہے اور بڑے پیمانے پر معاشرے میں حقیقی تبدیلی لانے کا باعث ہوسکتا ہے۔

وسائل چیک کرنے کے لیے:

معنی نوعمر اور نوجوانوں کی معنویت سے متعلق عالمی اتفاقِ رائے:

https://www.who.int/pmnch
/mye-statement.pdf?ua=1

شراکت کی ترقی:

https://www.youthdoit.org/themes/meaningful-yo
uth-participation/ flower-of-particiation/

نوعمر لڑکیوں کی مصروفیت کا آلہ:

https://coalitionforadolescentgirls.org/wp-ontent/uploads/2015/C
AGPartnersandAlliesToolKit_10.compressed.pdf
https://www.girlsnotbrides.org/wp-content/uploads/2016/11/201406
_MYP-Infographic.pdf

ایڈوکیسی:

نوجوانوں کی تولیدی صحت اور حقوق کے لیے کون سی پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت ہے؟

ایڈوکیسی ایک عمل ہے جس کے زریعے ایک خاص تبدیلی مسئلے کے لئے تعاون کی فضا پیدا کی جاتی ہے مثلاً (بچوں کی شادیاں) اور دوسروں پر اثر انداز ہوا جاتا ہے تاکہ تبدیلی کا عمل ظہور پزیر ہو۔ مثلاً بچوں کی کم عمری میں شادی پر پابندی کو قانونی شکل دینا۔ وغیرہ

ایڈوکیسی کے پانچ مراحل درج زیل ہیں۔

طویل المیعاد تبدیلی کے لیے نوجوانوں کی تولیدی صحت اور حقوق جیسے پالیسی اور قانون سازی میں تبدیلی، وسائل کے وعدوں اور نوجوانوں کے لیے خدمات کے حصول کے لیے عملی فوائد کا حصول بہت اہم ہے۔ اس ایڈوکیسی کے ذریعہ ایک خاص مسئلے (جیسے بچوں کی شادیوں) کے لیے تعاون پیدا کرنے اور تبدیلی کے حصول کے لیے دوسروں کو بھی کارروائی کرنے پر اثر انداز کرنے کا عمل ہے (جیسے قانون سازی بدلنے کے لیے بچوں کی شادی پر پابندی کا عمل منظور کرنا)۔

ایڈوکیسی کے عمل میں بڑے پیمانے پر اقدامات شامل ہیں:

01

۔ مسئلے کو سمجھنا: مسئلے یا مسئلے کا واضح اندازہ ،کیا تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اور اس تبدیلی کے حصے کے طور پر آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

مسئلے کو سمجھنا:

02

۔ اہداف اور مقاصد کا تعین: جو تبدیلی آپ دیکھنا چاہتے ہو اس کے لیے معروضی ترتیب کی زبان کا استعمال کریں۔ منصوبہ جس میں اس تبدیلی کو شروع کرنے لانے کی طاقت ہے۔ کامیابی اور حقیقت پسندانہ اشارے متعین کرنے کے لیے وقت اور اہداف کا حساب کتاب کریں۔

اہداف اور مقاصد کا تعین:

03

۔ منصوبہ بنانا: ہم خیال افراد کی شناخت کریں، کلیدی پیغامات وضع کریں، درکار وسائل کی شناخت کریں اور ان کو متحرک کریں، عمل کے دوران استعمال کرنے کے لیے مواد تیار کریں، عمل کے خطرات اور چیلنجوں سے آگاہ رہیں۔

منصوبہ بنانا:

04

۔ عمل اور تشخیص: شراکت میں اس منصوبے کو نافذ کریں اور جاتے ہوئے اپنے پیغامات اور تدبیروں کا اندازہ کریں ،بدلتے ہوئے حالات اور سماجی سیاسی منظر نامہ وغیرہ کے مطابق شفٹ کریں۔ سیکھے گئے اسباق پر غور کرنا اور اس عمل کو دہرانا، اگر اہداف کا حصول ابھی باقی ہے۔

عمل اور تشخیص:

5۔ ایڈوکیسی کے عمل کی کامیابی کا انحصار ان مسائل کے ارد گرد کے بڑے ماحول پر ہوتا ہے جن کی آپ کو توجہ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن ایڈوکیسی کے حقیقت پسندانہ اہداف اور حقوق کے آلات اور ایڈوکیسی کے ساتھ اس عمل میں بہت کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پانچ الگ الگ آلات ہیں جو ایڈوکیسی کے لازمی حصے ہیں اور پورے عمل میں اس کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔

۔ تشخص: اس مسئلے کا ایک جامع جائزہ اور تجزیہ اور اس کی وضاحت کی جاسکتی ہے، وہ لوگ جو متاثر ہوئے یا مسئلے کا تعین اور اس مسئلے کو کیسے حل کیا جاسکتا ہے۔اس کے لیے ایک باقاعدہ تجزیہ کی ضرورت ہوگی جس میں آبادی، ضرورت اور صنفی تجزیہ شامل ہوگا۔

۔ شراکت کار کا تجزیہ: کسی بھی مسئلے کے شراکت داروں کی شناخت اور تجزیہ کے لیے آپ کے مفادات کا جائزہ لینا ضروری ہے اور وہ طریقے دیکھنا جس کے ذریعے ان کے مفادات اُس مسئلے کے عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تجزیہ کے اس عمل کو شراکت داروں کا جائزہ کہا جاتا ہے۔اس تجزیہ میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ:

۔ پیکجنگ اور معلومات کی فراہمی، کلیدی پیغامات کی تشکیل اور فراہمی وکالت کے عمل کا ایک انتہائی اہم مرحلہ ہے۔ایک پیغام کے پانچ اہم عناصر ہیں (a) مواد/خیالات، (b) زبان، (c) ذریعہ/میسنجر، (d) شکل اور (e) وقت اور جگہ۔

۔ قائل کرنے کی تکنیک: یہ ان ذرائع کو تشکیل دیتی ہیں جن کے ذریعے آپ اپنے دلائل تیار کرتے ہیں اور اپنے سامعین کو مسئلے کی حمایت میں تیار کرتے ہیں۔اس طرح کی تکنیکوں میں شامل ہوسکتے ہیں: لابنگ، پٹیشن، بحث، میڈیا تکنیک اور گفت وشنید اور تنازعات کے حل۔ تکنیک کا انتخاب بڑے پیمانے پر اس معاملے پر اور اس کے شراکت دار پر منحصر ہوگا جس کے ساتھ آپ کام کر رہے ہیں۔

۔ میڈیا کے ساتھ تعلقات: بیک وقت بڑی تعداد میں لوگوں تک معلومات پہنچانے کے لیے میڈیا ایک منظم نظام ہے۔اس میڈیا میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات، میگزینز، تجارتی جریدے یا کمیونٹی نیوز لیٹر شامل ہوسکتے ہیں۔ کسی بھی مسئلے کے لیے یا آگاہی بڑھانے کے لیے عوامی حمایت کو یقینی بنانے کے لیے میڈیا ایک اہم پہلو ہے۔میڈیا کے لیے تجویز کردہ کچھ پیغامی فارمیٹس میں نیوز ریلیز، پریس کانفرنسز یا میڈیا ایونٹس، صحافیوں کے لیے بریفنگ جاری کرنا، فیکٹ شیٹ یا بیک گراونڈ شیٹس، میڈیا پیکٹ/ پریس کٹس، ایڈیٹر کو خط، مہمان کے ایڈیٹر، تصاویر یا گرافک عکاسی، وقت یا جگہ خریدنا شامل ہیں۔

جیسا کہ سیکشن 3 میں بیان کیا گیا ہے، پاکستان نے تولیدی صحت اور حقوق تک عالمی سطح پر رسائی کو یقینی بنانے کے لیے مختلف عالمی وعدے کیے ہیں جن میں نوجوان بھی شامل ہیں۔ان اہداف کو حاصل کرنے کے لیے ہر سطح پر بہت ساری کوششیں جاری ہیں جن میں پالیسیاں بنانا، قانون سازی کرنا اور اس سلسلے میں صحت عامہ کی خدمات متعارف کروانا یا ان میں بہتری شامل ہے۔ پاکستان جیسے متنوع ملک اور وفاقی اور صوبائی سطح پر سیاسی ترجیحات کا مقابلہ کرنے کے ساتھ، تولیدی صحت کے حقوق میں پالیسی اور قانون سازی میں تبدیلی کرنا ایک بہت بڑی کامیابی ہے اور یہ تمام شراکت داروں کی جانب سے سالوں کے دوران متفقہ اور مستقل ایڈوکیسی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔

نوجوانوں کی تولیدی صحت اور حقوق کی حوصلہ افزائی کے لیے کچھ پہلو درج ذیل ہیں

- اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی برادریوں، اضلاع اور صوبوں میں اہم فیصلہ سازوں کو تولیدی حقوق سے متعلق موجودہ پالیسیوں اور ان پر عمل درآمد کی پالیسیوں کے بارے میں معلومات ہیں۔

اہم فیصلہ سازوں کو نوجوانوں کی ضرورت اور حقائق اور پالیسیوں میں مطلوبہ تبدیلی کو مزید مؤثر بنانے کے بارے میں آگاہ کریں۔

- اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے صوبائی بجٹ میں کافی وسائل نوجوانوں کی تولیدی صحت کے مسائل کے لیے مختص ہیں
- اس کے لیے ثبوت پیدا کریں کہ آپ کی کمیونٹیز میں پالیسیاں نوجوانوں کے تولیدی صحت اور حقوق کو کس طرح متاثر کر رہی ہے اور فیصلہ سازوں اور پالیسی سازوں کے ساتھ اس پر مکالمہ کریں۔

- نوجوانوں کی عوامی خدمات کو بہتر کرنے کے لیے نگرانی اور تشخیص کے عمل میں شریک کریں اور حکومتی ڈھانچے کی ترقیاتی اہداف کے حصول میں مدد کریں۔
- قومی دائرے کی تنظیموں کے ساتھ تعاون کریں اور ان کی وکالت کی کوششوں میں نوجوانوں کو مؤثر طریقے سے شامل کریں اور ان کے پروگراموں میں نوجوانوں کی بامعنی شرکت کو یقینی بنائیں۔

چیک کرنے کے لیے وسیلہ:

https://www. unicef.org.uk/
working-withyoung-people
/youth-edvocacy-toolkit:

4.2 شراکت میں کام کرنا

شراکت میں کام کرنے کا معاملہ اس وجہ پر مبنی ہے کہ انسانی حقوق اور ترقی کا کوئی دوسرا مسئلہ معاشرتی ترقی کے دوسرے رجحان کو الگ تھلگ نہیں کرتا۔ ماحولیات، آب وہوا کی تبدیلی، تنازعات اور انسانیت، ہنگامی صورتحال جیسے وسیع تر وسائل کے ترقیاتی امور کے مابین گہرے روابط اور مضمرات ہیں۔ ترقیاتی امور کا آپس میں جڑنا شراکت میں کام کرنا ضروری بناتا ہے تاکہ بڑے ملک، علاقائی اور عالمی سیاق وسباق کے ذریعہ پروگراموں کو آگاہ کیا جائے۔ مزید یہ کہ مؤثر پروگرام وہ ہیں جو تولیدی صحت کے اشارے پر اثر انداز ہونے والے دوسرے مقامی عوامل کو مربوط کر سکتے ہیں۔ انسانی ترقی سے متعلق تمام امور کو گہری روابط کا تازہ ترین انکشاف COVID-19 پبلک ہیلتھ ایمرجنسی کا ہے۔ چند ہی مہینوں میں، COVID-19 نے ہماری معیشت کو متاثر کیا اور ساتھ ہی صنف پر مبنی تشدد میں اضافہ کیا، وہ گہرے وابستہ مسائل جو ابھی ایک ہی پروگرام یا پالیسی (جیسے شراکت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ پروگراموں کو تحقیق اور مہارت سے آگاہ کیا جا سکے۔

پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپس

کثیرالخلاقی شراکت

ایک جامع کام کے لیے تحقیق، کمیونٹی تک رسائی، پالیسی سے متعلق معلومات، عوامی شعبوں تک رسائی تکنیکی مہارت اور فنڈنگ کی ضرورت ہے۔ مختلف شعبوں میں شراکت داری کے عمل سے اداروں کو متنوع نظریات، خیالات، علم، مہارت، وسائل، ذمہ داریاں اور بہتر پیداواری صلاحیتوں میں حصہ داری کے بہتر مواقع ہوتے ہیں۔ یہ شراکت دار آپس میں خطرات کو تقسیم کرتے ہیں اور مؤثر طریقہ سے مختلف اہداف کے گروہوں کے ساتھ کام

کرتے ہیں مثلاً ایک شراکت دار ایک ایسے اتحاد کے ساتھ کام کرتا ہے جو خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات کے لیے نوجوانوں کے ساتھ دوستانہ طریقہ کے ساتھ کام کرے جیسے کہ ایک تحقیقی ادارہ صنف پر مبنی اقلیتی نمائندگی کا کوئی ادارہ یا گروہ، نوجوانوں کی قیادت کا ادارہ، تکنیکی اور پالیسی ماہرین پر مشتمل ایجنسی، حکومتی نمائندہ، پرائیوٹ سطح کا نمائندہ یا غیر منافع بخش تنظیماتِ صحت کی دیکھ بھال والے لوگ۔

نجی شعبے کی شراکت داری

پاکستان کے خاندانی منصوبہ بندی کے انفراسٹرکچر جیسے رہنما (FPAP) اور پاپولیشن کونسل میں نجی شعبے کے شراکت دار ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ سپلائی چین، انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈیٹا انیلیٹکس اور مؤکل کی خدمت میں اپنی مہارت کے لیے نجی شعبے کو شامل کرنا بھی نوجوانوں کے لیے سہولیات سے متعلق خدمات کی فراہمی کو زیادہ سے زیادہ مؤثر اور مستحکم بنا سکتا ہے۔تاہم، موجودہ انفراسٹرکچر صرف نجی شعبے تک ہی محدود ہے جس کا تعلق صحت سے متعلق سختی سے ہے جیسے وقت پر ضرورت کے مطابق دواسازی اور صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنا۔نوجوانوں کے پائیدار ترقیاتی اہداف کے حصول کے لیے نجی شعبے کو میسیجنگ، میڈیا، ایجنسیوں کی ترقی پسندی مواد کا تیار کرنے کے لیے پیغامات یا نصاب انضمام کے لیے تعلیم فراہم کرنے والے ٹیلی مواصلاتی کمپنیوں کو شامل کرنے کے لیے نجی شعبے کی توسیع کرنا اہم ثابت ہو سکتا ہے۔

جدید شراکت داری

ٹیلی کام، میڈیا اور دیگر شراکت داروں کو شامل کرنے کے لیے نجی شعبے کے شراکت داروں میں توسیع کرنے کے علاوہ ایک آئیندہ آغاز والی صنعت اور کاروباری افراد بھی ہیں جو سرمایہ کاری کے ساتھ نوجوانوں کی تولیدی صحت اور حقوق کو ترجیح دیتے ہیں۔شراکت داری کے عمل کو تیز تر بنانے کے لیے نوجوان موجدین کو مواد تخلیق کرنے کے لیے ایک بہتر ماحول دینا ہوگا جس میں وہ مختلف آلات کو ایجاد کریں جس سے تحفظ اور رازداری، نوجوانوں کے لیے یقینی بنایا جا سکے تا کہ وہ خدمات تک رسائی، تنوع اور شراکت کو یقینی بنائیں۔ایسے ایجادات واضع کرنا جو نوجوانوں کو ایکٹ سین، تنوع اور نوجوانوں کی شمولیت کی سہولت فراہم کرے یا درس تدریسی کے طریقے پیدا کرے۔ طرزِ زندگی کی مہارت پر مبنی تعلیم نہ صرف تخلیقی طریقے ہیں بلکہ ٹیکنالوجی اور تخلیقی صلاحیتوں کے اس مضبوط لمحے میں دریافت کرنے کے لیے بہت ضروری ہیں۔اس کی ایک مثال عورت راج ہے جو نوجوانوں کے تعاون سے تخلیقی ایک سماجی انٹرپرائز ہے۔

وہ لڑکیوں کو تعلیم دینے اور ان کی تفریح کے لیے مشغول مصنوعات تیار کرتے ہیں جبکہ پاکستان میں موسمیاتی حفظانِ صحت اور تولیدی صحت کے دیگر امور کے بارے میں اہم معلومات دیتے ہیں۔مشکل اور روایتی حل کے لیے نئے خیالات اور نئے آلات پر کام کرنے کے لیے تجربات کئے جائیں اور نمونے تخلیق کئے جائیں۔

وسائل چیک کرنے کے لیے

شراکت کی تعمیر اور انتظام کے بارے میں رہنما اصول کے لیے:

https://www.rutgers.international/sites/rutgersorg/files/PDF/Essential%20Packages%20Manual_SRHR%20programmes%20for%20young%20peo ple%202016.pdf

نوجوان..ائے۔*لغ شرا ت' کے نصاب کے لیے:

https://www.unfpa.org/sites/default/files/resource-youth_participation.pdf

4.3 شمولیت کے شعبہ جات

پاکستان میں تولیدی صحت اور حقوق کے ایجنڈے کو فروغ دینے والے کچھ شعبوں کی مثالیں
مخصوص شعبوں کا تذکرہ نوجوانوں کے لیے سب سے زیادہ متعلقہ ہے اور وہ نوجوانوں سے زبردست فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تاہم نوجوانوں کی حوصلہ افزائی پاکستان میں RHR کے کام کے بہت سے دوسرے پہلوؤں کو اہمیت دے سکتے ہیں جس میں نوجوانوں کی زیرِ قیادت تنظیموں کو اپنے مخصوص صوبوں اور برادریوں میں تلاش کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

زندگی کی مہارت پر مبنی تعلیم

18 ویں ترمیم سے قبل، لائف ہنر پر مبنی تعلیم کو 2009 کی تعلیمی پالیسی کے ایک حصے کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔ انحراف کے ایک حصے کے طور پر اب یہ صوبائی حکومتوں کی پالیسی سازی اور اس سلسلے میں عمل درآمد کے اختیار کے تحت ہے۔ چونکہ تعلیمی نصاب بنیادی طور پر نوجوانوں کے لیے واضع کیا گیا ہے اور یہ یقینی بنانا ہے کہ نوجوان صحت مند اور کامیاب زندگی کے لیے تیار ہو، لہذا اس سلسلے میں LSBE کی حوصلہ افزائی کرنا بہت ضروری ہے۔

LSBE کے لیے وسائل

جنسی تعلیم سے متعلق اس ایک نصاب اور بین الاقوامی تکنکی رہنمائی

صنف پر مبنی تشدد سے متعلق قانون سازی

نمایاں تبدیلی کے کالیدی شعبوں میں سے ایک یہ ہے کہ تولیدی صحت اور حقوق سے متعلق نئی پالیسیوں، بلوں اور قانون سازوں کو وضع کرنے میں مدد دی جائے۔ تولیدی ہیلتھ کیئر اینڈ رائٹس ایکٹ 2013 کی روشنی میں اور گھریلو تشدد اور بچوں کی شادیوں سے متعلق قانونی آلات کے زیرِ التواء، نوجوانوں کی ایڈوکیسی اس طرح کے قانون سازی میں تبدیلی لانے کے بارے میں پالیسی کی حوصلہ افزائی کی کوششوں کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے جبکہ فیڈرل لیول قوائد اور ترقی پسند قانون استعمال کرتے ہیں۔ عدالتی فیصلے صوبائی سطح پر تبدیلی کی بنیاد کے طور پر مستقبل کا تعین کرتے ہیں۔

قوانین کے بارے میں جاننے کے لیے وسائل

جنسی تعلیم سے متعلق اس ایک نصاب اور بین الاقوامی تکنیکی رہنمائی LSBE
https://courtingthelaw.com/2015/05/28/commentary/sexual-and-reproductive-health-and-rights/ and https://reproductiverights.org/our-regions/pakistan

کوالٹی اور مشترکہ نوجوان دوست خدمات:

حکومت کی جانب سے FP 2020 کے تحت خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات کے بارے میں ایک نیا عزم ہے۔ SDG3 FP 2020 اور SDG5 سے وابستگی کے تحت حقوق پر مبنی خاندانی منصوبہ بندی مین سرمایہ کاری اور مانع حمل تک عالمی رسائی کو قابل بناتے ہوئے خواتین اور لڑکیوں کو بااختیار بنانے کے لیے ایک عالمی پلیٹ فارم اور حکومتِ پاکستان اس کا ممبر ہے اور اس کے حصول کے لیے بہتر وابستگی ہے۔ قومی سطح پر مانع حمل تک عالمی رسائی کا ہدف۔

اس مقصد کو ایک حصے کے طور پر، یہاں تک کہ پاکستان کے دور دراز علاقوں میں صحت کی تمام بنیادی سہولیات میں خاندانی منصوبہ بندی کو یکجا کرنا بہت ضروری ہے۔ ان خدمات کو نوجوانوں کے موافق بنانا بھی ضروری ہے۔ نوجوانوں کے دوستانہ خدمات کا مطلب ہے کہ سستی خدمات، دستیاب اور نوجوان لوگوں کے لیے قابلِ رسائی ہیں۔ معیار اور مربوط نوجوانوں کے لیے صحت سے متعلق خدمات کے معیار کے بارے میں رہنما اصول کے لیے براہ کرم WHO کے رہنما اصولوں سے استفادہ کریں۔

نوجوانوں کے دوستانہ خدمات کے لیے وسائل:

https://apps.who.int/bitstream/handle/10665/752179789241503594_e ng.pdf?sequence=1 and
https://www.mariestopes.org/media/2117/delivering-sexual-and-reproductive-health-services-to-young-people.pdf

4.4 اصول اور اقدار

تولیدی صحت اور حقوق پر کام کرنا ایک فائدہ مند مگر مشکل چیلنج ہے۔مسائل وسیع، پیچیدہ اور کثیر جہتی ہو سکتے ہیں۔ کچھ اہم اصول اور اقدار ہمیں مدد دیتے ہیں کہ ہم توجہ مرکوز رکھیں اور مسئلے کو سمجھتے ہوئے تبدیلی لانے کے لیے کوشش کریں۔

حقوق پر مبنی: اس سے قبل ترقیاتی کاموں میں، یہ ضروری تھا کہ مشترکہ اقوام کی ضرورت کا ثبوت پیدا کریں اور پھر ایسے پروگرام بنائیں جو ضرورت پر مبنی ہوں۔ اگر چہ یہ خاص طور پر پاکستان جیسے قدامت پسند معاشروں میں کام کرنے کے لیے فتنہ انگیز فریم ورک ہوسکتا ہے جہاں پیکجنگ کی ضرورتیں زیادہ بہتر محسوس ہوسکتی ہیں لیکن یہ بات اہم ہے کہ تولیدی صحت اور اس سے متعلق ترقیاتی ایجنڈا انسانی حقوق کے فریم ورک سے وابستہ ہے۔ آسان الفاظ میں ضروریات کو پورا کرنے کو یقینی بنانے کے علاوہ ہم حقوق کے حصول کو ترجیح دیتے ہیں۔حقوق پر مبنی طریقہ کار ہی انسانی حقوق کو بین الاقوامی اصولوں، معیارات اور منصوبوں، پالیسیوں، خدمات اور ترقی کے عملوں میں ضم کرتا ہے۔

صنفی تبدیلی:

صنفی تبدیلی کا نقطہ نظر کا مطلب یہ ہے کہ صنفی مساوات کو فروغ دینا۔ وسائل پر مشترکہ کنٹرول اور فیصلہ سازی ایک مداخلت کے لیے ضروری ہیں۔ تولیدی صحت کے تناظر میں، صنفی تبدیلی کا طریقہ نہ صرف خواتین کی کلیدی خدمات اور مانع حمل طریقوں سے وابستہ ہے بلکہ معاشرے کو مرد اور خواتین کے مابین عدم مساوات کو برقرار رکھنے کے معاشرتی اصولوں کو سمجھنے اور ان کے ساتھ چلنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔اس میں مرد اور لڑکیوں کی خاندانی منصوبہ بندی اور تولیدی صحت کے فیصلے کی حمایت کرتی ہے۔مزید یہ کہ صنفی تبدیلی کے نقطہ نظر کا یہ مطلب بھی ہے کہ مردوں اور عورتوں میں مساوات کی تفریق سے بالاتر ہو کر ہمارے پروگراموں، ایڈووکیسی اور پالیسیوں میں ٹرانس جینڈر آبادی جیسے دوسرے صنفوں تک بڑھیں۔

کسی کو پیچھے نہیں چھوڑنا: ہمارے معاشرے کے اکثر حصے ایسے ہوتے ہیں جو معمولی درجے پر انحصار کرتے ہیں کہ وہ ہمارے درمیان سب سے زیادہ ترقی پسند اور نیک نیتی کے باوجود بھی بھول جاتے ہیں یا ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر ہم اکثر اس حقیقت کو نظرانداز کرتے ہیں کہ ناجائز تعلقات رکھنے والے افراد کو تولیدی صحت کی ضروریات حاصل ہوسکتی ہیں اور یقینی طور پر انھیں تولیدی حقوق حاصل ہیں۔مزید براں دوسرے پسماندہ گروہوں میں صنفی اقلیتوں، ٹرانس جینڈر، مذہبی اقلیتی گروہ، دوسری نسل کے لوگ اور تارکین وطن داخلی طور پر بے گھر افراد اور ہمارے فرقہ وارانہ تعلقات میں رہنے والے مہاجر شامل ہیں۔وہ سب ہماری برادریوں کا حصہ ہیں اور ان کی معاشرتی ابتداء حیثیت یا صلاحیتوں سے قطع نظر پالیسیوں اور پروگراموں میں ان کا محاسبہ ہونا چاہیئے۔کسی کو پیچھے نہیں چھوڑنا SDG اور ایجنڈا 2030 میں سے ایک ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سب کے لیے SDG حاصل کرنے کے لیے ہمارے پروگراموں، پالیسیوں اور قومی منصوبوں کو ان لوگوں تک پہنچنا ہوگا جو سب سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔بنیادی طور پر ہمیں اپنے کام میں سب سے زیادہ کمزور رہنے والوں کو سب سے آگے رکھنا چاہیئے۔

باب 05

تولیدی صحت اور حقوق کی تفصیلی معلومات کے لیے وسائل:

یہ باب ایک لائبریری کی مانند ہے جس میں آپ کو تولیدی صحت اور حقوق کے حوالے سے معاشرتی تجزیہ کے ساتھ ساتھ آپکی تنظیم کو حکمتِ عملی تشکیل دینے میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس باب سے آپ کو یہ بھی اندازہ ہوگا کہ عالمی سطح پر RHR پر کیا کام ہو رہا ہے۔ ICPDاور عالمی ترقیاتی ایجنڈے سے متعلق مزید معلومات مندرجہ ذیل لنکس سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ جو کہ بین الاقوامی اور قومی ترجیحات کے مطابق ہے۔

More about ICPD and global development agenda can be checked at the following links:

Act, Committed, Together: A roadmap to achieve ICPD by IPPF

Sustainable Development Goals: A SRHR CSO guide for National Imp lementation by IPPF

UNFPA's background document for ICPD+25 Nairobi Summit on SRHR a s essential ele-ment of universal health coverage.

Resources to understand Gender-Based Violence and taking action against it:

UNFPA's State of the World Population Report 2020, Against My Wi ll: Defying the practices that harm women and girls and undermine equality.

UNFPA's How Changing Social Norms is Crucial in Achieving Gender Equality is the latest compendium on social norms change to achieve gender equality.

UN Women's virtual knowledge center on ending violence against w omen

Resource to find new developments, data and evidence related to Reproductive Health and Rights:

Evidence Project is led by Population Council that uses implemen tation science to strength-en, scale up, and sustain family planning services to reduce unintended pregnancie s world-wide.

To learn more about advocating for RHR:

A youth friendly guide by Rutgers International on Effective SRH R Advocacy using 2030 Agenda.

A toolkit for youth advocates to work on SRHR by IPPF

مل کر کام کرنا: IPPF کے ذریعہ ICPD کے حصول کے لیے ایک روڈ میپ پائیدار

پائیدار ترقیاتی اہداف: IPPF کے ذریعہ قومی عمل آوری کے لیے SRHR سی ایس او (CSO) گائیڈ

UNFPA کے پس منظر کے دستاویز ICPD+25 نیروبی سمٹ کے لیے SRHR پر عالمی صحت کی کوریج کا عنصر

صنف پر مبنی تشدد کو سمجھنے کے وسائل اور اس کے خلاف کارروائی: UNFPA کی عالمی آبادی کی رپورٹ 2020 میری مرضی کے برعکس، خواتین اور لڑکیوں کو نقصان پہنچانے اور مساوات کو مجروح کرنے والے طریقوں سے انکار

صنفی مساوات کے حصول میں UNFPA کا معاشرتی اصولوں کو بدلنا کس طرح ناگزیر ہے، صنفی مساوات کے حصول کے لیے معاشرتی اصولوں میں تبدیلی کا تازہ ترین مجمع ہے۔

خواتین کے خلاف تشدد کے خاتمے کے بارے میں UN Women کا مجازی علمی مرکز

تولیدی صحت اور حقوق سے متعلق نئی پیشرفت، ڈیٹا اور شواہد تلاش کرنے کے لیے وسائل:

شواہد پروجیکٹ کی قیادت پاپولیشن کونسل کرتی ہے جو دنیا بھر میں غیر ضروری حمل کو کم کرنے کے لیے خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات کو مضبوط بنانے، برقرار رکھنے کے لیے سائنس کا استعمال کرتی ہے

RHR کی حوصلہ افزائی کے بارے میں مزید معلومات:

2030 ایجنڈا کے مؤثر SRHR ایڈوکیسی سے متعلق نوجوانوں کے لیے ایک راٹجز انٹرنیشنل کا ئیڈ کا استعمال

نوجوانوں کے لیے ایک ٹول کٹ IPPF کے ذریعہ SRHR پر کام کرنا

باب
06

BIBLIOGRAPHY

Aurat Raj. "Educate. Entertain. Empower". Accessed 5 August 2020. https://www.auratraaj.co/

Government of Pakistan. Implementation of the 2030 Agenda: Voluntary National Review. 2019. Accessed 5 August 2020. https://mail.google.com/mail/u/0/#inbox/KtbxLxGcFwTlpcGqPLbgHJSkwkvpFcFRjq?projector=1&messagePartId=0.1

International Planned Parenthood Federation. Guidelines for The IPPF Charter on Sexual and Reproductive Rights. UK, 1997.

Mohydin, Rimel."With Transgender Rights, Pakistan has an Opportunity to be a Pathbreaker". Amnesty International, 2019. Accessed 5 August 2020. https://www.amnesty.org/en/latest/news/2019/01/with-transgender-rights-pakistan-has-an-opportunity-to-be-a-path-breaker/

National Assembly of Pakistan. "Constitution Eighteenth Amendment Act, 8 April 2010". Islamabad, 2010. Accessed 5 August 2020. http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1302138356_934.pdf

National Institute of Population Studies. Demographic and Health Survey 2017 - 2018. 2018. Accessed 5 August 2020. https://dhsprogram.com/pubs/pdf/FR354/FR354.pdf

Pakistan Bureau of Statistics. Population and Housing Census. Government of Pakistan, 2017.

Sathar, Zeba. "From Cairo to Nairobi", DAWN Newspaper 26 October 2019 Accessed 5 August 2020. https://www.dawn.com/news/1512992/from-cairo-to-nairobi

Supreme Court of Pakistan. "Human Rights Case No.17599". Islamabad, 2018.

The Commonwealth. Youth Development Index and Report. 2016. Accessed 5 August 2020. https://books.thecommonwealth.org/global-youth-development-index-and-report-2016-paperback

UN General Assembly. Universal Declaration of Human Rights: Resolution 217 A (III). 1948. Accessed 5 August 2020. https://www.refworld.org/docid/3ae6b3712c.html

UN General Assembly. Convention on the Rights of the Child, United Nations, Treaty Series, vol. 1577, p. 3, 1989. Accessed 5 August 2020. https://www.refworld.org/docid/3ae6b38f0.html

UN General Assembly. Convention Relating to the Status of Refugees. United Nations, Treaty Series, vol. 189, p. 137. 1951. Accessed 5 August 2020. https://www.refworld.org/docid/3be01b964.html [accessed 5 August 2020]

UN General Assembly. Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women. United Nations, Treaty Series, vol. 1249, p. 13. 1979. Accessed 5 August 2020. https://www.refworld.org/docid/3ae6b3970.html

UN General Assembly. International Covenant on Economic, Social and Cultural Rights. United Nations, Treaty Series, vol. 993, p. 3. 1966. Accessed 5 August 2020. https://www.refworld.org/docid/3ae6b36c0.html

UN General Assembly. International Covenant on Civil and Political Rights. 16 December, United Nations, Treaty

Series, vol. 999, p. 171. 1966. Accessed 5 August 2020. https://www.refworld.org/docid/3ae6b3aa0.html

UN General Assembly. United Nations Millennium Declaration: Resolution A/RES/55/2. New York, 2000.

UN General Assembly. 2005 World Summit Outcome: Resolution A/RES/60/1. New York, 2005.
World Health Organization. Universal Access to Reproductive Health. 4. 2011.

UN General Assembly. Transforming Our World: 2030 Agenda for Sustainable Development. A/RES/70/1. New York, 2015.

United Nations. Secretary General's Report on Monitoring of Population Programmes. E/CN.9/2009/4. 2009. Accessed 23 July 2020. https://digitallibrary.un.org/record/647988?ln=en

United Nations. Guidelines for Integrating Gender-based Violence in Humanitarian Action. Inter-agency Standing Committee 2015. Accessed 11 August 2020. https://www.un.org/sexualviolenceinconflict/wp-content/uploads/2019/06/report/handbook-for-coordinating-gender-based-violence-interventions-in-emergencies/Handbook_for_Coordinating_GBV_in_Emergencies_fin.01.pdf

United Nations Population Fund. Report of the International Conference on Population and Development, Cairo, 5-13 September 1994. A/CONF.171/13/Rev.1.1995. Accessed 22 July 2020. https://www.refworld.org/docid/4a54bc080.html

United Nations Population Fund. My body, My life, My world: A Global Strategy for Adolescents and Youth. 2019. Accessed 5 August 2020. https://www.unfpa.org/youthstrategy

United Nations Population Fund. State of the World Population: The Power of 1.8 Billion. 2014.

United Nations Population Fund. "Family Planning". Accessed 11 August 2020. https://www.unfpa.org/family-planning

United Nations. Youth 2030: The United Nations Youth Strategy. 2018. Accessed 5 August 2020. https://www.un.org/youthenvoy/youth-un/

United Nations Development Programme. Human Development Report: Inequalities in Human Development in the 21st Century. 2019. Accessed 5 August 2020. http://hdr.undp.org/en/countries/profiles/PAK

United Nations. World Population Prospects. 2019. Accessed 5 August 2020. https://population.un.org/wpp/Graphs/586

United Nations Development Programme. Human Development Report: Inequalities in Human Development in the 21st Century. 2019. Accessed 5 August 2020. http://hdr.undp.org/en/content/table-5-gender-inequality-index-gii

United Nations Entity for Gender Equality. "[press release]: UN Women, NCSW launch Young Women in Pakistan: Status Report 2020". Accessed 5 August 2020. https://asiapacific.unwomen.org/en/news-and-events/stories/2020/07/un-women-ncsw-launch-young-women-in-pakistan

United Nations Population Fund. State of the World Population Report: Against My Will. 2020. Accessed 5 August 2020. https://www.unfpa.org/swop

United Nations Development Programme. National Human Development Report: State of Youth in Pakistan. 2017. Accessed 5 August 2020. http://hdr.undp.org/sites/default/files/reports/2847/pk-nhdr.pdf

UNFPA and Population Council. Situation Analysis of Reproductive Health of Adolescent and Youth in Pakistan. 2019.

UNFPA and Population Council. National Symposium on Alarming Population Growth in Pakistan. 2018 Accessed 5 August 2020. https://www.familyplanning2020.org/sites/default/files/Brief%20on%20Population%20Symposium_a

a7.pdf

United Nations. “Office of the Secretary General's Envoy on Youth”. Accessed 5 August 2020. https://www.un.org/youthenvoy/

United Nations Population Fund. “COVID-19 Situation Report”. Islamabad, 2019. Accessed 5 August 2020. https://pakistan.unfpa.org/en/publications/unfpa-pakistan-covid19-situation-report-issue3

World Health Organization. Introduction and Guidelines to Facilitate the Development and Implementation of Life Skills Programmes. WHO/MNH/PSF/93.7 A.Rev.2. Geneva, 1997.

World Health Organization. Adolescent Pregnancies: Key Facts. 2018

World Health Organization. “Health Statistics and Information Systems”. Accessed 11 August 2020. https://www.who.int/healthinfo/statistics/indmaternalmortality/en/

World Health Organization. Evidence Brief: Preventing Unsafe Abortions. 2019. Accessed 11 August 2020. https://apps.who.int/iris/bitstream/handle/10665/329887/WHO-RHR-19.21-eng.pdf?ua=1

World Health Organization. Evidence Brief: Sexually Transmitted Infections. 2019. Accessed 11 August 2020. https://apps.who.int/iris/bitstream/handle/10665/329888/WHO-RHR-19.22-eng.pdf?ua=1

World Health Organization. “Key Facts: HIV/AIDS”. 2020 Accessed 11 August 2020. https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/hiv-aids

World Health Organization. Introduction and Guidelines to Facilitate the Development and Implementation of Life Skills Programmes. WHO/MNH/PSF/93.7 A.Rev.2. Geneva, 1997.

Y-Peer. “About”. Accessed 5 August 2020. http://www.y-peer.org/about/index.php